بسمہ ناز

مکمل ناول

یہ محبت بھی عجیب ہوتی ہے

''السلام علیکم زیان بھائی!''

''وعلیکم السلام کیسی ہو عرج؟'' زیان نے جو Laptop پر بزی تھا خوش اخلاقی سے سلام کا جواب دیتے ہوئے حال طلب کیا۔

''ٹھیک ہوں بھائی! میں تو روز ہی یہاں آتی ہوں اور آپ ہمیشہ پوچھتے ہیں کیسی ہو۔''

''ارے! چلو بھئی ٹھیک ہے اگر تم کو برا لگتا ہے تو آئندہ نہیں پوچھوں گا اب خوش۔'' زیان نے عرج کو ستانے کے لیے ناراضی کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا۔

''نہیں، نہیں بھائی! میں آپ کی بات کا کیسے برا مان سکتی ہوں۔'' عرج جو زیان کے ناراض ہونے سے گھبرا گئی تھی فوراً صفائی دیتے ہوئے بولی۔

''تو چندا! میں بھی تو مذاق کر رہا تھا اچھا یہ بتاؤ آج تم کیا لے کر آئی ہو، بہت مزیدار خوشبو آرہی ہے۔'' زیان نے عرج کی شرمندگی دور کرنے کے لیے فوراً ہی دوسرا ٹاپک اسٹارٹ کیا۔

''جی زیان بھائی! آج میں نے پیزا اور قیمے کے کوفتے بنائے ہیں۔ ٹیسٹ کر کے بتائیں کیسے بنے ہیں۔'' عرج نے اپنے ہاتھ میں پکڑی دونوں ڈشز کو زیان کے سامنے موجود ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔

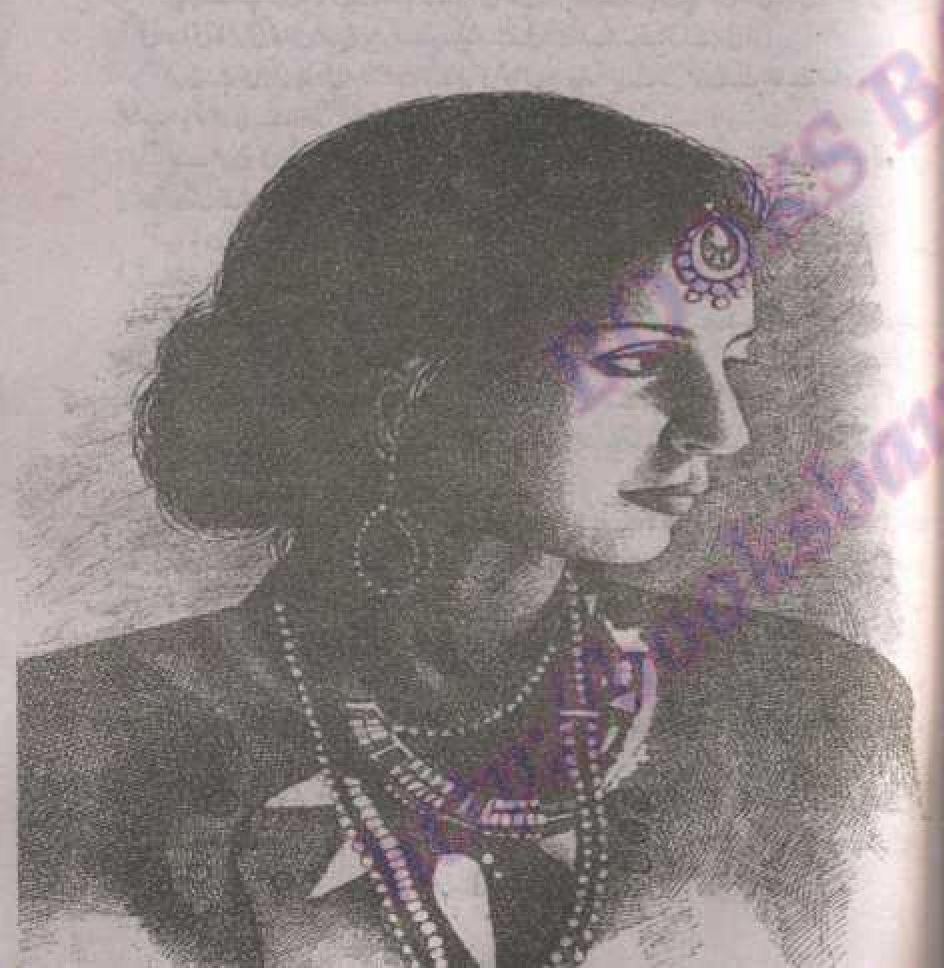

''ہم م م م خوشبو تو بڑی لذیذ آرہی ہے۔'' زیان نے پیزا کو دیکھتے ہوئے تعریفی کلمات ادا کیے جس پر عرج کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔

''زیان بھائی! آنٹی ایان اور صدف کہاں ہیں۔''

''امی نماز پڑھ رہی ہیں، ایان سو رہا ہے اور صدف روٹیاں بنا رہی ہے۔'' زیان جو کہ پیزا اور کوفتے کھانے کے لیے لیپ ٹاپ آف کر رہا تھا نے مصروف انداز میں جواب دیا۔ اتنے میں آنٹی (صابرہ بیگم، زیان کی امی) روتے ہوئے ایان کو لے کر ٹی وی لاؤنج میں داخل ہوئیں۔ عرج نے انہیں دیکھتے ہی سلام کیا اور روتے ہوئے ایان کو ان کی گود سے لے کر خود سے لگا لیا۔ ایان اس کی گود کا لمس محسوس کر کے چپ ہو گیا اور اسی کی گود سے لگے لگے تقریباً 10 منٹ بعد دوبارہ سو گیا اور عرج اسے آنٹی کے روم میں لٹا کر دوبارہ ٹی وی لاؤنج میں آ گئی۔ صابرہ بیگم نے عرج کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اس کے ماتھے کا بوسہ لیا اور مسکراتی آنکھوں سے ڈھیر ساری دعائیں دیں۔

''کیا بات ہے عرج! بڑا پیار ہو رہا ہے دونوں میں۔'' صدف روٹیاں پکا کر فارغ ہوئی تو سیدھی وہیں آ گئی اور امی کا عرج کو اس طرح پیار کرتے دیکھ کر جلنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بولی۔

''عرج ہے ہی اتنی پیاری اور معصوم کے ہر کسی کو اس پر پیار آ جائے۔'' عرج کے بجائے صابرہ بیگم نے جواب دیا تو عرج بے ساختہ مسکرا دی۔

''اوئے عرج کی بچی تیرا پیزا کہاں ہے صبح تو نے کہا تھا آج پیزا بنائے گی۔'' صدف کو اچانک ہی یونیورسٹی میں کہی عرج کی بات یاد آئی تو عرج کے خالی ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''یہ رہا پیزا اور ساتھ میں کچے قیمے کے کوفتے زیان بھائی کے فیورٹ۔'' عرج نے جلدی سے ٹیبل کی طرف اشارہ کیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ صدف اس پر چڑھ دوڑے۔

''کہاں کا فیورٹ یار جب سے تو نے کوکنگ کورس کر کے اچھے اچھے کھانے بنانے شروع کیے ہیں زیان بھائی کا تو کچھ فیورٹ رہا ہی نہیں، انہیں تو تیرے ہاتھ کی بنی ہر چیز ہی پسند ہے۔'' صدف نے دونوں ڈشوں کا معائنہ کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی ساتھ پلیٹ میں نکالنے لگی، اتنے میں زیان بھی ٹی وی لاؤنج میں آ گیا جو صابرہ بیگم کے اندر آتے ہی لیپ ٹاپ اپنے کمرے میں رکھنے چلا گیا تھا۔ پھر سب نے ساتھ بیٹھ کر ڈنر کیا۔

☆......☆

عبداللہ صاحب اور نعمانہ بیگم کے دو ہی بیٹے تھے۔ ان کا اپنا کپڑے کا کارخانہ تھا جو ترقی کر کے فیکٹری بن چکا تھا۔ ان کے بڑے بیٹے (اکبر) اپنے والد کا ہاتھ بٹاتے تھے اور چھوٹے بیٹے افضل کو سپاہی بننے کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ البتہ انہوں نے یہ شوق پورا بھی کر لیا تھا۔ اکبر صاحب کی شادی بھی اپنی خالہ زاد نرگس بیگم سے ہوئی تھی۔ ان کے چار بچے تھے وقاص، وہاب، نوشین اور سب سے چھوٹی انشمین جب کہ افضل صاحب کی شادی ان کی مرضی کے مطابق ان کی کلاس فیلو (رابعہ) سے کی گئی۔ افضل صاحب اپنی شادی سے بہت خوش تھے۔ وہ اپنی بیوی سے بے پناہ محبت کرتے تھے مگر شادی کے ایک ماہ بعد جب رابعہ بیگم نے طلاق کا مطالبہ کیا تو افضل صاحب کے ساتھ ساتھ ان کے والدین کو بھی شدید صدمہ لگا۔ رابعہ کا کہنا تھا کہ وہ اپنے کسی کلاس فیلو کو پسند کرتی ہیں مگر ان کے والدین نے ان کی شادی زبردستی افضل صاحب سے کروا دی مگر اب وہ مزید ان کے ساتھ نہیں رہ سکتیں۔ افضل صاحب طلاق دینے پر کسی طور راضی نہیں تھے جب کہ رابعہ

بیگم ہر صورت میں طلاق چاہتی تھیں۔ اسی لڑائی جھگڑے میں ایک دن عبداللہ صاحب چپ چاپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے مگر گھر کے ماحول میں ان کی وفات سے کوئی تبدیلی نہ آئی جھگڑوں میں مزید اضافہ ہو گیا۔ اسی دوران رابعہ بیگم نے خودکشی کرنے کی کوشش کی مگر جب انہیں اسپتال لایا گیا تو پتا چلا کہ رابعہ بیگم ماں بننے والی ہیں اور اپنے اسی بچے کو مارنے کے لیے انہوں نے نیند کی گولیاں کھائی ہیں۔ افضل صاحب کو یہ سن کر بڑا دھچکا لگا اور رابعہ بیگم کو خوب سنائیں مگر ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔ انہوں نے اپنے بچے کو مارنے کی تین سے چار بار کوشش کی تھی جس کی وجہ سے افضل صاحب کو چھٹیاں لے کر ان کی نگرانی کرنے کے لیے کراچی آنا پڑا۔

رابعہ کی اوٹ پٹانگ حرکتوں کے باوجود ان کے اندر پلتے وجود پر آنچ نہیں آئی تھی۔ بالآخر تنگ آ کر رابعہ بیگم نے کھانا پینا چھوڑ دیا۔ افضل صاحب اپنی بیوی اور ہونے والے بچے سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔ انہوں نے رابعہ بیگم کے آگے ہاتھ جوڑے، پیر پکڑے، بہت منت کی مگر وہ کسی طور ان کے بچے کو جنم دینے کے لیے تیار نہ تھیں۔ آخر کار بیوی کی اس کیفیت کو دیکھتے ہوئے انہوں نے کہہ دیا کہ جس دن وہ ان کے بچے کو جنم دیں گی اسی دن افضل صاحب کی طرف سے انہیں طلاق ہو جائے گی۔ افضل صاحب کی اس بات کو سن کر رابعہ بیگم بہت خوش ہوئیں اور اپنا بہت خیال رکھنے لگیں۔ رابعہ بیگم کا یہ بدلہ بدلہ روپ دیکھ کر سب بہت خوش تھے لیکن خلاف توقع افضل صاحب کا مرجھایا ہوا چہرہ دیکھ کر نعمانہ بیگم نے ایک دن بیٹے سے پوچھ ہی لیا۔ افضل صاحب کو جب ماں کی ہمدردی ملی تو انہوں نے سب کچھ رو رو کر ماں سے کہا۔ نعمانہ بیگم سے یہ صدمہ برداشت نہیں ہوا اور ان کی دماغ کی رگ پھٹ گئی اور دو دن بعد وہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔

☆......☆

افضل صاحب کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی تھی۔ رابعہ بیگم اس معصوم بچی کو افضل صاحب کی گود میں ڈال کر ہمیشہ کے لیے چلی گئی تھیں۔ اس ایک سال میں افضل صاحب کی زندگی میں بہت کچھ بدلا تھا زندگی کے سارے غم اسی ایک سال میں انہیں ملے تھے مگر اپنی بیٹی کو دیکھنے کے بعد سارے غم ایک طرف ہو گئے تھے۔ اپنی اس ننھی کی پری کا نام انہوں نے عرج رکھا تھا اور خود سے عہد کیا تھا کہ اب صرف اس پری کے لیے زندہ رہنا ہے۔

سعید صاحب افضل صاحب کے بڑے گہرے دوست تھے اور اپنے دوست کا دکھ بانٹنے کی ہر ممکن کوشش کرتے تھے۔ سعید صاحب کی بیوی صابرہ بڑی نیک خاتون تھیں۔ ان کے تین بچے تھے سب سے بڑی سائرہ پھر زیان اور پھر صدف (عرج سے دو سال بڑی) سعید صاحب اسلام آباد میں رہتے تھے۔ عرج کی پیدائش کے بعد افضل صاحب بھی اپنا کراچی کا گھر چھوڑ کر اسلام آباد ہی شفٹ ہو گئے تھے۔ افضل صاحب کا گھر سعید صاحب کے گھر کے بالکل سامنے ہی تھا۔ افضل صاحب جب بھی جاب کے سلسلے میں آؤٹ آف کنٹری جاتے عرج کو صابرہ بیگم کے گھر ہی چھوڑ کر جاتے۔ صابرہ بیگم اور سعید صاحب عرج کو اپنی اولاد کی طرح چاہتے تھے۔ سائرہ، زیان اور صدف بھی اس ننھی سی پری سے بہت پیار کرتے تھے۔ افضل صاحب کے بھائی اور بھابی نے عرج کو بچپن ہی میں اپنے بیٹے وہاب کے لیے مانگ لیا تھا۔ عرج آٹھ سال کی تھی جب سائرہ آپی کی شادی ہوئی۔ صدف، عرج اور زیان تینوں ہی بہت خوش تھے مگر ویسے کے بعد

جب سعید صاحب رسمی طور پر سائرہ کو لینے گئے تو راستے میں ہی ایک بس والے نے انہیں موت کے حوالے کر دیا اور پورا زیان ہاؤس درد و غم سے چور چور ہو گیا۔

☆......☆

''زیان بھائی، چائے۔'' عرج، زیان کا روم ناک کر کے اندر داخل ہوئی اور زیان کو دیکھا جو کبھی کمپیوٹر پر تو کبھی سامنے رکھی فائلز میں بزی تھا۔

''رکھ دو عرج!'' زیان نے کافی مصروف انداز میں کہا۔

''بھائی! آپ بزی ہیں؟'' عرج نے اسے مصروف دیکھ کر آرام سے پوچھا۔

''ہاں بہت زیادہ۔'' زیان نے جواب دیا۔

''او کے۔'' عرج جس کام سے آئی تھی اسے ترک کر کے واپس جانے کے لیے پلٹی۔

''عرج!'' زیان نے کچھ اندازہ لگا کر اسے آواز دی۔

''جی بھائی۔''

''کوئی کام تھا تمہیں؟'' زیان کی نظریں اب بھی کمپیوٹر پر ہی مرکوز تھیں۔

''نہیں بھائی۔'' عرج نے مختصر جواب دیا۔

''کوئی کام ہے تو بتا دو میں کر دوں گا فری ہو کر۔''

''بھائی وہ ایکچوئلی کل میرا پیپر ہے فزکس کا۔ ایک کوئیشن سمجھنا تھا آپ سے۔''

''کل تمہارا پیپر ہے؟'' زیان نے بغور اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

''جی۔'' عرج نے مختصر جواب دیا۔

''اور تم نے مجھے بتایا بھی نہیں۔ اگر میں پوچھتا نہیں تو تم بتاتی بھی نہیں۔'' زیان کی توجہ اب مکمل طور پر عرج پر ہی تھی۔

''بھائی! آپ بزی تھے اسی لیے نہیں بتایا۔'' زیان کے اس طرح ڈانٹنے پر عرج نے صفائی پیش کی۔

''تو تم کون سی بچی ہو جو تمہیں ایک سوال سمجھانے میں تین گھنٹے لگیں گے۔ مشکل سے دس سے پندرہ منٹ ہی لگیں گے۔'' زیان کے غصے میں مزید اضافہ ہوا۔

''سوری بھائی!'' عرج نے اتنی معصومیت سے سوری کہا کہ زیان صرف اسے دیکھ کر ہی رہ گیا اور عرج وہیں کھڑی ہو کر اس کے کچھ کہنے کا انتظار کرنے لگی۔

''اب سوری کہہ کر سو گئی ہو کیا یہیں کھڑی کھڑے۔ لے کر آؤ جلدی جرنل اپنا۔'' اسے وہیں کھڑے دیکھ کر زیان نے پھر اسے ڈپٹا۔

''جی بھائی ابھی لائی۔'' کہتی ہوئی فوراً ہی کمرے سے نکل گئی۔

زیان کمپیوٹر آف کر کے اپنے سامنے رکھی ہوئی فائلز سمیٹنے لگا جب ہی اس کی نظر اپنے ہاتھ میں موجود فائلز پر لکھے نام مسز عالیہ پر پڑی یہ اس کے کسی پیشنٹ کی فائل تھی مگر اس نام سے اس کی کتنی یادیں وابستہ تھیں۔ اس نے فائل سائیڈ میں رکھتے ہوئے دکھی نظروں سے بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر رکھی اپنی اور عالیہ کی شادی کی تصویر کو اٹھا کر دیکھا اور عالیہ کے ساتھ بتائے تمام منظر اس کی آنکھوں میں گھوم گئے۔ جیسے کل ہی کی بات ہو جب وہ شادی کر کے اس کمرے میں آئی تھی اور آج وہ اس سے کتنی دور جا چکی تھی جہاں وہ اس کی ایک جھلک بھی

نہیں دیکھ سکتا تھا۔ کیا لمحہ تھا وہ جب اس نے اپنی بیوی اپنی محبت اپنی زندگی کو خود سے دور کیا تھا، اسے اپنے ہاتھوں سے قبر میں اتارا تھا۔ جس سے وہ اونچی آواز میں بات تک نہیں کرتا تھا۔ دل میں ایک درد سا اٹھا تھا، آنکھوں میں جلن محسوس ہوئی تو اس نے اپنی آنکھیں بند کر کے اپنی سانس کو اپنے اندر اتارا۔

''عالیہ! تم کیوں اتنی جلدی چلی گئیں ابھی تو ہم نے جینا شروع کیا تھا۔ ابھی تو ہم نے خوشیوں کو محسوس کیا تھا۔ ابھی تو ہماری زندگی شروع ہوئی تھی۔ عالیہ تم کیوں ابھی سے ہی چلی گئیں۔''

ابھی وہ اپنی 'کیوں' کا جواب ہی ڈھونڈ رہا تھا کہ عرج اور صدف کمرے میں داخل ہوئیں۔ زیان نے عالیہ کی تصویر بڑے آرام سے اس کی جگہ پر رکھی۔ پھر اپنے ہاتھ کے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی سے آنکھوں میں آئی نمی صاف کی مگر عرج سے زیان کے آنسو پوشیدہ نہ رہ سکے۔ صدف نے بھی بھائی کی اداسی پہچان لی تھی مگر بنا کچھ کہے کمرے سے نکل گئی۔

''زیان بھائی! آپ عالیہ بھابی سے بہت پیار کرتے ہیں ناں؟'' زیان جواب خود کو نارمل کر چکا تھا عرج کے سوال پر اسے اداسی سے دیکھا۔

''ہم م م م...... بہت زیادہ تمہیں پتہ ہے عرج! میں نے اور عالیہ نے بہت سارے خواب دیکھے تھے۔ ایک ساتھ جینے کے مرنے کے بولتے گے۔'' زیان، عرج کو بتاتے ہوئے خیال کی دنیا میں کھوئے ہوئے دونوں ہاتھ اپنی جیبوں میں ڈال کر دو قدم آگے بڑھا اور اپنے کمرے کا جائزہ لیا جیسے عالیہ آج بھی یہاں موجود ہے مگر کچھ یاد آتے ہی وہ عرج کی طرف پلٹا۔

''مگر وہ خواب صرف خواب ہی رہ گئے عرج! جو کبھی مکمل نہیں ہوں گے۔'' زیان کی آنکھوں اور آواز میں اتنا درد تھا کہ عرج کی آنکھوں میں بھی آنسو جمع ہو گئے۔ عرج کو سمجھ ہی نہیں آیا کہ اس کی دل جوئی کرنے کے لیے کیا کہے۔

''آپ بہت اچھے ہیں بھائی! مجھے یقین ہے اللہ تعالیٰ آپ کے لیے ضرور بہتر کرے گا۔'' عرج کے اس جملے کے جواب میں زیان خاموش ہی رہا۔

''بھائی! ایک بات کہوں آپ سے اگر آپ مائنڈ نہ کریں تو۔''

''ہاں بولو!'' زیان نے خود کو سنبھال کر نارمل انداز میں کہا۔

''بھائی! آئی نو کہ آپ عالیہ بھابی سے بہت پیار کرتے ہیں لیکن ایان تو بہت چھوٹا ہے ناں ابھی آنٹی بھی آپ کو اتنا فورس کرتی ہیں کہ صرف ایان کے لیے ہی آپ دوسری...... میرا مطلب ہے کہ...... وہ......''

عرج سے اس سے آگے کچھ کہا ہی نہیں گیا کیوں کہ وہ خود بھی جانتی تھی کہ زیان، عالیہ سے کس قدر محبت کرتا تھا اور دوسری شادی کے لیے کبھی راضی نہیں ہوگا۔

زیان، عرج کی بات کا مطلب سمجھ گیا تھا اسی لیے خود سے جواب دیا۔

''عرج! ابھی اگر میں گہرائی میں جا کر سوچتا ہوں ناں تو مجھے بھی یہی لگتا ہے کہ میں ایان کے ساتھ زیادتی کر رہا ہوں، اسے ماں کے سائے سے محروم رکھ کر لیکن پھر میں اس لڑکی کے حوالے سے سوچتا ہوں کہ میں اس لڑکی کو کیا دے پاؤں گا جو میری بیوی کی حیثیت سے میری زندگی میں شامل ہوگی۔ جب ایک لڑکی اپنا گھر، اپنے ماں باپ، بہن بھائی اور اپنے سارے رشتے چھوڑ کر آتی ہے تو اس کے بھی بہت سارے خواب ہوتے ہیں عرج اور ہمارا فرض ہوتا ہے کہ ہم اس کے سارے خوابوں کو پورا کریں۔ اسے خوشیاں دیں مگر

میرے پاس اسے دینے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے کیوں کہ میں سب کچھ عالیہ کو دے چکا ہوں۔ پھر کیا فائدہ کسی دوسری لڑکی کی زندگی برباد کرنے کا؟ رابعہ آنٹی کے جانے کے بعد کرنل انکل (افضل صاحب) بھی دوسری شادی کر سکتے تھے مگر انکل نے بھی اسی لیے دوسری شادی نہیں کی وہ بھی یہی سوچتے ہوں گے جو میں سوچتا ہوں۔'' زیان کی بات پر عرج نے بنا کچھ کہے صرف بھیگی پلکوں سے اسے دیکھا۔

''اچھا چلو اب کھولو بک کیا سمجھنا ہے تمہیں، کافی دیر ہو گئی۔'' زیان نے گھڑی پر نگاہ ڈالتے ہوئے کہا تو عرج نے اپنی بک کھول کر زیان کے سامنے کی اور خود چیئر پر بیٹھتے ہوئے زیان کو دیکھا اور عرج کے دل نے عرج سے ایک سوال کیا۔ ''کیا وہاب بھی کبھی مجھ سے اتنا پیار کرے گا جتنا زیان بھائی عالیہ بھابی سے کرتے ہیں؟'' پھر فوراً ہی دماغ نے جواب دیا۔ ''کیونکہ وہ تو ابھی سے کہتے ہیں کہ وہ مجھ سے بالکل پیار نہیں کرتے اور نہ ہی شادی کرنا چاہتے ہیں۔'' دماغ کی آواز سنتے ہی اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ عرج نے جلدی سے ہاتھوں کی پشت سے آنسو صاف کیے کہ کہیں زیان نہ دیکھ لے۔

☆......☆

زیان کو ڈاکٹر بننے کا جنون کی حد تک شوق تھا اور وہ پڑھائی میں بھی ہمیشہ اول ہی آتا تھا مگر سعید صاحب کے انتقال کے بعد یہ خواب جیسے ٹوٹ کر ہی رہ گیا تھا کیوں کہ سعید صاحب کے انتقال کے وقت زیان پندرہ سال کا تھا اور سیکنڈ ایئر کا اسٹوڈنٹ تھا۔ کراچی میں موجود سعید صاحب کے فلیٹ کو بیچ کر صابرہ بیگم نے بیٹے کا یہ خواب پورا کیا تھا۔ زیان نے اس شعبے میں بھرپور کامیابی حاصل کی اور اسلام آباد میں ایک بہت بڑا اسپتال قائم کیا، جسے زیان اور اس کا دوست ولید ہی دیکھتے تھے۔ ایک دن زیان کے اسپتال میں ایک پیاری سی لڑکی آئی اسے تیز بخار تھا مگر وہ نرس سے انجکشن نہیں لگوا رہی تھی وہ اپنے والدین کی بہت لاڈلی چار بھائیوں کی اکلوتی بہن تھی۔ اس کے ماں باپ اسے تین سالہ بچی کی طرح بہلا رہے تھے۔ زیان کافی دیر تک یہ منظر دیکھتا رہا۔ بالآخر جب اس سے رہا نہ گیا تو وہیں چلا آیا۔

''کیا ہو رہا ہے یہاں؟'' زیان نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ (زیان وہاں کا بڑا ڈاکٹر تھا اسی لیے کافی رعب تھا اس کا)۔

''سر! انہیں تیز بخار ہے۔ یہ انجکشن لینے سے منع کر رہی ہیں۔'' نرس جو شکل سے کافی بیزار لگ رہی تھی فوراً جواب دیا۔ زیان نے ایک نظر اس لڑکی کو دیکھا جو انجکشن نہ لگنے کے باوجود کس قدر آنسوؤں سے رو رہی تھی۔

''تم جاؤ اور روم نمبر 7 کے پیشنٹ کو دیکھو۔'' زیان نے نرس کو باہر جانے کا اشارہ کیا اور خود اس کی طرف مڑا۔

''آپ دو دن کی بچی ہیں جو ایک انجکشن لینے پر اس قدر رو رہی ہیں جب کہ انجکشن آپ کو ابھی تک لگا بھی نہیں ہے۔''

''اور مجھے لگوانا بھی نہیں ہے سمجھے آپ۔'' عالیہ نے دوٹوک جواب دیا۔ ڈاکٹر تو اسے پہلے ہی پسند نہیں تھے پھر وہ لحاظ کیوں کرتی۔

اس کے اس طرح کہنے پر زیان نے پہلے اسے اور پھر اس کے والد کو دیکھا اور انجکشن تیار کرنے لگا۔

''آپ دونوں پلیز باہر ویٹ کریں۔'' زیان نے اس کے والدین کو دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اس سے پہلے کہ وہ باہر جاتے عالیہ نے اپنی ماما کا ہاتھ زور سے تھام لیا اور جلدی سے بیڈ سے اتر کر چھپنے لگی کہ کہیں زیان اسے پکڑ نہ لے۔

''میں نے آپ کو جانے کے لیے نہیں کہا۔'' اسے چپل پہنتا دیکھ کر زیان نے کہا۔

''اور میں نے آپ سے پوچھا بھی نہیں ہے آئے بڑے نہیں تے۔'' عالیہ نے ایک بار پھر اسے لاجواب کر دیا۔

''آپ لوگ پلیز باہر جائیں۔'' زیان نے ایک بار پھر تھوڑا غصے سے کہا جو اپنی لاڈلی بیٹی کو اس قدر ہمدردی سے دیکھ رہے تھے جیسے زیان ان کی بیٹی کا مرڈر کرنے والا ہو۔

زیان کے غصے کو دیکھتے ہوئے اس کی ماما زبردستی ہاتھ چھڑا کر باہر نکل گئیں اور عالیہ صرف آوازیں لگاتی رہ گئی کیوں کہ زیان ان کے نکلتے ہی دروازہ لاک کر چکا تھا۔ عالیہ نے سرخ آنکھوں سے زیان کو دیکھا جیسے ابھی اس بے رحم ڈاکٹر کو کھا جائے گی۔ جس کے جواب میں زیان نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا اور انجکشن لے کر اس کی طرف آیا۔

''اگر آپ نے مجھے ہاتھ لگایا ناں تو بہت برا ہوگا۔ سوچ لیں۔ میں بھائی جان سے آپ کی شکایت کروں گی۔ وہ آرمی میں ہیں شوٹ کر دیں گے آپ کو۔'' عالیہ نے اسے اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر دھمکی دی جسے زیان نے نظر انداز کر کے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ڈونٹ وری، میں آپ کو ہاتھ نہیں لگاؤں گا، صرف ایک انجکشن لگاؤں گا۔'' زیان نے ایک ادا سے کہا۔ جس پر عالیہ نے بجائے کچھ کہنے کے آنکھیں کس کے بند کر لیں۔ کیوں کہ زیان اسے انجکشن لگا چکا تھا۔ عالیہ نے اپنا ہاتھ سہلاتے ہوئے بھیگی آنکھوں سے زیان کو دیکھا۔ جیسے اس سے ناراض ہو۔ زیان کو اس کی ایک ایک ادا بڑی پیاری لگ رہی تھی اور وہ اسے خوب انجوائے کر رہا تھا۔

☆......☆

زیان اس دن کے بعد سے اس کے خیالوں میں گم تھا اور اس کے بارے میں مکمل جان کاری کی کوشش کر رہا تھا۔ جبھی اسے پتا چلا کہ عالیہ اس کے کالج فرینڈ کی بہن ہے بس یہ جاننے کی دیر تھی کہ زیان نے فوراً ہی صابرہ بیگم کو ان کے گھر بھیج دیا۔ عالیہ کے گھر میں سب کو زیان کا پرپوزل بہت پسند آیا تھا مگر عالیہ نے صاف انکار کر دیا تھا۔ اسے ڈاکٹر پہلے ہی ایک آنکھ نہ بھاتے تھے اور ساری زندگی کسی ڈاکٹر کے ساتھ بتانا اور وہ بھی اس بے رحم ڈاکٹر کے ساتھ اسے سوچ کر ہی ہول آنے لگے مگر عالیہ اپنی پوری فیملی سے بہت پیار کرتی تھی اور سب ہی اس پرپوزل سے بہت خوش تھے۔ اس لیے سب کے کہنے پر اس نے ہاں کر دی۔ شادی بڑی دھوم دھام سے ہوئی۔ عالیہ، زیان کے ساتھ بہت خوش تھی۔ زیان اس سے بہت محبت کرتا تھا۔ صابرہ بیگم، صدف اور عرج بھی اس کا بہت خیال رکھتے تھے۔ زیان اور عالیہ ایک آئیڈیل زندگی گزار رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اولاد کی خوش خبری سے بھی جلد نواز دیا تھا۔ زیان عالیہ کی پریگننسی کے بارے میں سن کر بہت خوش تھا۔ سب کی خوشیوں میں مزید اضافہ ہو گیا تھا۔ زیان، عالیہ کا بہت زیادہ خیال رکھنے لگا تھا مگر اللہ نے شاید زیان کے بارے میں کچھ اور ہی سوچ رکھا تھا۔ عالیہ کی پریگننسی کے دوران عالیہ کو کینسر ہو گیا مگر حیرت انگیز بات کہ بچے کو کوئی نقصان نہیں ہوا۔ زیان نے آپریشن کے لیے امریکہ سے ڈاکٹرز بلوائے تھے۔ وہ عالیہ کو اس درد میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اس لیے خود اس کیس سے پیچھے ہٹ گیا تھا۔ زیان ہر حال میں عالیہ کو بچانا چاہتا تھا۔ زیان سمیت باقی لوگ بھی آپریشن تھیٹر کے باہر موجود تھے جب کہ زیان بے چینی کے

عالم میں ٹہل رہا تھا۔ اتنے میں نرس ایک ننھے منے بچے کو لے کر باہر آئی۔ زیان بچے کی طرف بڑھنے ہی والا تھا کہ ڈاکٹر مستحسن باہر آئے۔ زیان سیدھا ڈاکٹر مستحسن کی طرف بڑھا جب کہ صابرہ بیگم نے بچے کو نرس کی گود سے لے کر اپنے سینے سے لگا لیا اور خود بھی ڈاکٹر کی طرف آ گئیں۔

"ڈاکٹر! عالیہ کیسی ہے؟" زیان نے ڈاکٹر مستحسن کو خاموش کھڑا دیکھ کر ایک بار پھر بے چینی سے پوچھا۔

"ڈاکٹر زیان! آئی ایم ریئلی سوری۔" ڈاکٹر مستحسن کا یہ کہنا تھا کہ جیسے پیروں تلے زمین نکل گئی۔ زیان کی حالت تو بیان کرنا مشکل ہے وہ نہیں جانتا تھا کہ اس نے کس دل سے اپنی جان سے عزیز بیوی کو قبر میں اتارا۔ اس نے اپنے بیٹے کو پیار بھی نہیں کیا تھا۔ اس کی تو دنیا ہی لٹ گئی تھی۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا ہوا ہے اور کیا ہو رہا ہے۔ عالیہ کی موت کو ایک ماہ گزر گیا تھا مگر زیان ابھی تک زندہ لاش ہی بنا ہوا تھا۔ نہ ہسپتال جاتا اور نہ ہی کسی سے بات کرتا۔ وہ بہت زیادہ خاموش رہنے لگا تھا اس کا ایک کزن انگلینڈ سے پاکستان آیا ہوا تھا مگر زیان کی حالت دیکھ کر اسے اپنے ساتھ انگلینڈ ہی لے گیا۔ تاکہ اس کا ذہن بٹے۔ بالآخر زیان کی واپسی ڈیڑھ سال بعد ہوئی جب تک وہ کافی حد تک سنبھل گیا تھا۔

☆......☆

"السلام علیکم زیان بھائی!" عرج نے اندر آ کر ایک بڑی سی ٹرے صدف کے ہاتھ میں دیتے ہوئے سلام کیا۔

"وعلیکم السلام! آؤ ابھی ہم تمہارا ہی ویٹ کر رہے تھے۔" زیان نے مسکراتے ہوئے اسے بیٹھنے کے لیے کہا۔

"کیا لائی ہو؟" صدف نے ٹرے کا ڈھکن کھولتے ہوئے پوچھا۔

"ربڑی، بریانی اور کڑاہی گوشت۔" عرج سنجیدگی سے جواب دے کر ایان کو پیار کرنے لگی۔

"کیا بات ہے عرج؟" زیان نے ٹی وی کا والیم سلو کرتے ہوئے عرج کا سنجیدہ چہرہ دیکھ کر پوچھا۔

"کچھ نہیں بھائی!" عرج نے آنکھیں چراتے ہوئے جواب دیا۔

"جھوٹ کیوں بول رہی ہو۔ سچ بتاؤ بھائی کو تم کیوں اداس ہو۔" صدف، زیان کو بریانی کی پلیٹ تھماتے ہوئے بولی۔

جب کہ عرج، صدف کی بات سمجھتے ہوئے آنکھوں میں آئی نمی کو اندر اتارنے کی کوشش کرنے لگی۔

"کیا بات ہے عرج! انکل کی طبیعت تو ٹھیک ہے، صدف کچھ ہوا ہے کیا؟" زیان نے اندازہ لگاتے ہوئے عرج سے پوچھا مگر اسے خاموش دیکھ کر صدف کی طرف متوجہ ہوا۔

"بھائی! ایک ہفتے پہلے اس نے مجھے بتایا تھا کہ اس کے مسٹر اکڑو (وہاب) اسلام آباد آ رہا ہے اور جب سے یہ اتنی ایکسائیٹڈ تھی مگر وہ نہیں آیا۔ وہ ہمیشہ ہی ایسا کرتا ہے مگر اس کی عقل میں کچھ نہیں آتا۔ ہمیشہ اسے اگنور کرتا رہتا ہے۔ سمجھتا کیا ہے وہ خود کو۔" صدف کو وہاب ہمیشہ سے ہی برا لگتا تھا کیوں کہ وہ اس کی بیسٹ فرینڈ کو بہت ہرٹ کرتا تھا اور اسی لیے وہ اسے وہاب کے بجائے آڑے ٹیڑھے ناموں سے پکارتی تھی، ہر بار کی طرح اس بار بھی صدف کا غصہ عروج پر تھا۔

صدف کی بات سن کر عرج خاموشی سے نیچے منہ کیے بیٹھی رہی اور آنکھوں میں آئی نمی کو ہاتھ کی پشت سے صاف کیا۔ جسے زیان نے بغور دیکھا تھا۔ اتنے میں صابرہ بیگم اندر داخل ہوئیں تو صدف اسے غصے سے

گھورتے ہوئے کچن میں چلی گئی۔ جب کہ زیان نے امی کی آمد کی وجہ سے کچھ نہیں پوچھا کیونکہ عرج اور وہاب کے بیچ میں جو کچھ بھی تھا وہ صرف صدف کو پتا تھا اور صدف کی منہ زبانی کچھ کچھ زیان کو بھی، البتہ عرج نے کبھی بھی زیان سے اس بارے میں کوئی بات نہیں کی تھی۔ یہی سوچ کر زیان چپ رہا کہ اگر امی کو پتا چلا تو ٹینشن لے لیں گی مگر اس نے سوچ لیا تھا کہ عرج سے اس ٹاپک پر بات ضرور کرے گا۔

☆......☆

زیان، عرج لوگ بچپن سے ہی ایک ساتھ پلے بڑے تھے۔ اسی لیے ان سب میں بہت دوستی تھی۔ عرج اور صدف بیسٹ فرینڈز تھیں اور ہر بات ایک دوسرے سے شیئر کرتی تھیں۔ عرج زیان سے چھ سال چھوٹی تھی اور زیان کی بہت عزت کرتی تھی۔ عرج کے مطابق زیان میں کوئی کمی نہیں تھی۔ وہ اپنی ہر پرابلم زیان سے شیئر کرتی اور اس کی ہر بات کو پتھر کی لکیر سمجھتی تھی۔ اس کی نظر میں زیان ایک آئیڈیل پرسن تھا۔ عرج سب ہی سے بہت محبت کرتی تھی اور ایان میں تو اس کی جان تھی وہ اس کے ساتھ بالکل بچی بن جاتی۔ صابرہ بیگم عرج کو ایان کے ساتھ ہنستے کھیلتے دیکھ کر بہت خوش ہوتی تھیں۔ صابرہ بیگم عرج سے اپنی بیٹی کی طرح محبت کرتی تھیں۔ ان کی نظر میں عرج ایک سمجھدار اور گھریلو لڑکی تھی۔ عرج کو بچپن سے ہی گھر کے کاموں میں خصوصاً کھانا بنانے میں بڑی دلچسپی تھی۔ رات کو جب افضل صاحب ایک گھنٹے کے لیے واک پر جاتے وہ بھی کچھ نہ کچھ نیا بنا کر زیان ہاؤس آ جاتی، پھر واپسی پر افضل صاحب کے ہمراہ ہی گھر آتی۔ کبھی مصروفیات کی وجہ سے عرج نہ جا پاتی تو صدف اس کے گھر آ جاتی۔ عرج اپنے فیانسی وہاب سے بہت محبت کرتی تھی مگر وہاب اس کے تمام تر جذبات جاننے کے باوجود اس کی قدر نہیں کرتا تھا اور صاف صاف کہہ دیتا کہ میں تم سے پیار نہیں کرتا اور نہ ہی شادی کرنا چاہتا ہوں۔ وہاب کی ایسی باتوں پر عرج کا معصوم دل ٹوٹ جاتا۔ صدف اسے ہمیشہ سمجھایا کرتی تھی کہ وہ وہاب کے ساتھ خوش نہیں رہے گی۔ اس لیے شادی سے انکار کر دے مگر وہ اپنے دل کے ہاتھوں مجبور تھی۔ وہاب کے بغیر جینے کا تصور اسے پریشان کر دیتا اور پھر وہ اپنے جان سے عزیز پاپا کو ان کے اکلوتے بھائی سے جدا بھی نہیں کرنا چاہتی تھی اگر وہ شادی سے انکار کرتی تو دونوں بھائیوں کے بیچ ناراضی ہو جاتی۔

☆......☆

اس دن کے بعد سے عرج تین دن تک زیان ہاؤس نہیں گئی تھی اور نہ ہی صدف اس کے گھر آئی تھی مگر جب صدف سے رہا نہ گیا تو اسے فون کر کے گھر بلایا اور ساتھ ہی ساتھ دھمکی بھی دی کہ اگر آج تمہاری آمد نہیں ہوئی تو میں تیری شادی میں نہیں آؤں گی۔ عرج کو بھی سب کی بہت یاد آ رہی تھی اسی لیے سارے کاموں سے فارغ ہونے کے بعد عشاء کی نماز پڑھ کر زیان ہاؤس چلی آئی۔ آج امی کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔ اس لیے جلدی سو گئیں اور ایان کو بھی سلا دیا۔ زیان بھائی بھی آج کافی لیٹ ہو گئے، آئے نہیں ابھی تک۔ صدف چائے نکالتے ہوئے بتانے لگی اور پھر دونوں چائے لے کر چھت پر آ گئیں۔ زیان تقریباً بیس پچیس منٹ بعد گھر آیا۔ نیچے کسی کو نہ پا کر فریش ہو کر سیدھا چھت پر چلا آیا۔

"ارے عرج! تم امریکہ سے کب آئیں؟" زیان نے عرج کو تین دن بعد دیکھنے پر حیرانگی سے سوال کیا۔ پہلے تو عرج کچھ سمجھی نہیں پھر جب سمجھ آیا تو مسکراتے ہوئے سلام کیا۔

"وعلیکم السلام! اپنی دوست سے ناراضی ختم؟"

"جی بھائی...... ختم!"
"کرنل انکل کیسے ہیں؟"
"ٹھیک ہیں بھائی! اوہ تو مجھے پاپا کو دوائی دینی تھی اور میں بھول گئی باتوں میں۔" عرج کو ایک دم یاد آیا تو فوراً گھر جانے کے لیے اٹھی۔
"ارے بیٹھو! تو انکل کہیں گئے ہیں میں نے جاتے ہوئے دیکھا ہے۔" زیان نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بتایا تو وہ دوبارہ بیٹھ گئی۔
"بھائی! کھانا لاؤں آپ کے لیے۔" صدف نے پوچھا۔
"نہیں میں نے کھانا باہر کھا لیا تم چائے بنا دو، اچھی سی۔"
"جی بھائی!" کہتی ہوئی وہ چائے بنانے کے لیے اٹھ گئی۔
"عرج! مجھے تم سے ایک بات پوچھنی ہے۔" زیان نے صدف کے جاتے ہی عرج سے کافی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"جی بھائی! پوچھیں۔"
"صدف بتا رہی تھی وہاب تمہیں پسند نہیں کرتا؟" زیان نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے عرج کے چہرے پر پھیلتے ہوئے سنجیدہ تاثرات کو نوٹ کیا۔
جواب میں عرج نظریں جھکا کر اپنے ہاتھ کے ناخن کو دیکھنے لگی۔
"عرج! تم اپنی ہر چھوٹی بڑی پرابلم مجھ سے شیئر کرتی ہو تو پھر اپنی لائف کی اتنی بڑی پرابلم کے بارے میں تم نے مجھ سے ڈسکس کیوں نہیں کیا۔" زیان نے عرج کی خاموشی کو دیکھتے ہوئے ایک بار پھر سوال کیا۔
"کیونکہ میں آپ کا جواب جانتی ہوں زیان بھائی! عرج نے بھیگی پلکوں سے زیان کو دیکھتے ہوئے کہا۔
"زیان بھائی! اگر میں آپ سے اپنی اور وہاب کی بات کروں گی تو آپ یہی کہیں گے کہ میں شادی سے انکار کر دوں کیوں کہ مجھے پتا ہے کہ یہی میرے حق میں بہتر ہے۔ مگر میں شادی سے انکار نہیں کر سکتی بھائی اور نہ ہی آپ کی کوئی بات ٹال سکتی ہوں۔" عرج کی آنکھوں کے ساتھ ساتھ اس کی آواز بھی بھیگ گئی تھی جسے زیان نے نوٹ کیا تھا۔
"مجھے تم سے اس ٹاپک پر بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔" زیان جانتا تھا کہ اپنی محبت کو کھونا کس قدر تکلیف دیتا ہے، وہ خود بھی تو یہ تکلیف سہہ چکا تھا پھر وہ۔ عرج کو یہ تکلیف سہنے کا مشورہ کیسے دے سکتا تھا۔

☆......☆

"پاپا! یہ دودھ۔" عرج نے دودھ سے بھرا گلاس ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔
"تھینک یو پاپا کی جان۔" افضل صاحب نے گلاس اٹھاتے ہوئے پیار سے بیٹی کا شکریہ ادا کیا۔
"آج ہماری بیٹی اپنی دوست سے ملنے نہیں گئی؟" افضل صاحب نے مسکراتے ہوئے سوال کیا۔
"آج میرے پیارے پاپا گھر میں ہیں، میں آپ کو چھوڑ کر کیسے جا سکتی ہوں بھلا؟" عرج نے افضل صاحب کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔
"بیٹے! کل آپ کے بڑے پاپا کا فون آیا تھا۔" افضل صاحب نے مسکراتے ہوئے اسے بتایا۔
"اچھا...... کیا کہہ رہے تھے بڑے پاپا؟" عرج نے سوالیہ نظروں سے باپ کو دیکھا۔

"کہہ رہے تھے ایک ڈیڑھ ہفتے میں اسلام آباد آ رہے ہیں، بھابی کے ساتھ تمہاری تاریخ لینے۔ جو کام ہونا ہے اس میں دیر کیسی؟"
"پاپا! اتنی جلدی۔" عرج نے پاپا کو دیکھتے ہوئے کہا۔
"ارے بیٹا! جلدی کیسی آپ کا BSC کمپلیٹ ہو گیا ہے۔ بس رزلٹ آنے کی دیر ہے اور میری جان زندگی کا کوئی بھروسہ بھی تو نہیں ہے۔ اسی لیے میں جلد از جلد اپنی گڑیا کو رخصت کر دینا چاہتا ہوں۔" افضل صاحب نے پیار سے عرج کے گال کو چھوتے ہوئے کہا۔
"پاپا پلیز! ایسی باتیں نہ کریں، آپ کو کچھ بھی نہیں ہوگا۔" عرج لاڈ سے ان کے سینے سے لگتے ہوئے بولی۔
"بیٹا! آج نہیں تو کل سب ہی کو جانا ہوتا ہے اور پھر میں نے اللہ سے تمہارے رخصت ہونے تک کی زندگی مانگی ہے۔ جس دن میری گڑیا اپنے گھر کی ہو جائے گی اس دن میں سکون سے مر سکوں گا۔"
"پاپا! اگر آپ نے آئندہ ایسی باتیں کی ناں تو میں شادی ہی نہیں کروں گی۔" عرج نے پاپا سے الگ ہوتے ہوئے دھمکی دی جس سے افضل صاحب فوراً ہی ڈر گئے اور ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہوئے خاموشی سے لیٹ گئے۔ عرج انہیں دیکھ کر مسکراتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئی۔

☆......☆

عرج آج صبح ہی سے بہت خوش تھی۔ آج اس کا بی ایس سی کا رزلٹ آؤٹ ہوا تھا اور اس نے اپنی کلاس میں فرسٹ پوزیشن حاصل کی تھی جو کہ وہ ہمیشہ ہی کرتی تھی اور ہر بار کی طرح اس بار بھی زیان کی طرف سے اس کا اور صدف کا سنڈے کا ڈنر باہر تھا۔ اس نے بہت منع کیا مگر زیان نے اس کی ایک نہیں سنی اور یہ کہہ کر چپ کرا دیا کہ بھائی کہتی ہو مگر بہن بن کر بھی کوئی فرمائش نہیں کرتیں اور اس سے بھی زیادہ خوشی کی بات یہ تھی کہ آج شام کو اس کے بڑے پاپا اور تائی جان شادی کی ڈیٹ فکس کرنے آ رہے تھے۔ اس نے کھانا بنایا اور سب نے خوب کھایا اور تعریف بھی کی۔ بڑے پاپا اور تائی جان ڈیٹ فکس کرکے اور اسے ڈھیر سارا پیار کر کے رات کی فلائٹ سے ہی واپس چلے گئے تھے۔ شادی کی تاریخ ایک ماہ بعد کی رکھی گئی تھی۔ وقت بہت کم تھا اور کام بہت زیادہ افضل صاحب کو بڑی فکر ہو رہی تھی۔ عرج نے اپنے اور وہاب کے تعلقات کے بارے میں افضل صاحب کو کچھ نہیں بتایا تھا کہ کہیں وہ رشتہ نہ ختم کر دیں اور وہ اپنے پاپا کو کسی قسم کی ٹینشن بھی نہیں دینا چاہتی تھی۔

☆......☆

آنٹی، سائرہ آپی، زیان اور صدف سب ہی عرج کی شادی کا سن کر بہت خوش تھے کیوں کہ انہوں نے پہلی بار عرج کو اتنا خوش اور کھلا کھلا دیکھا تھا۔ زیان نے کرنل انکل کا بیٹا اور عرج کا بڑا بھائی بن کر شادی کی ساری ذمہ داری اپنے کاندھوں پر لے لی تھی۔ سائرہ آپی بھی اپنے دونوں بچوں کے ساتھ میکے آ گئی تھیں۔ شادی کی ساری شاپنگ سائرہ آپی، صدف اور عرج نے مل کر ہی کی تھی۔ ان ساری تیاریوں میں ایک ماہ کیسے گزرا پتا ہی نہ چلا۔ عرج تین دن کا مایوں بیٹھی تھی اور اس کے ہاتھوں میں صدف نے مہندی لگائی تھی اور وہاب کا نام بڑی خوب صورتی سے ہاتھ کے بیچ میں لکھا گیا تھا اور ساتھ ہی ساتھ سائرہ آپی اور صدف کی چھیڑ چھاڑ بھی جاری تھی۔

☆......☆

آج عرج کی بارات تھی۔ سارے کام زیان ہی دیکھ رہا تھا۔ عرج دلہن کے روپ میں بے حد حسین لگ رہی تھی۔ صابرہ بیگم نے اس کی نظر اتار کر ڈھیر ساری دعائیں دی تھیں۔ آنٹی کے اس طرح نظر اتارنے پر اسے اچانک رابعہ بیگم کی یاد آئی اور اس نے بے ساختہ رونا شروع کر دیا۔

''آنٹی! میں آپ سب کو بہت مس کروں گی۔'' اس نے صابرہ بیگم کے گلے لگ کر ایان کے گالوں پر پیار کرتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو گرنے ہی والے تھے کہ صدف نے جلدی سے انہیں ٹشو پیپر میں جذب کر لیا۔

''اب رو نہیں میک اپ خراب ہو جائے گا تو تیرا مسٹر بونگوں ڈر جائے گا۔'' صدف کی بات پر عرج کو روتے روتے ہنسی آ گئی اور اسے ہنستے دیکھ کر سائرہ آپی اور آنٹی بھی مسکرانے لگیں اور پھر اسے پیار کرتی ہوئی باہر نکل گئیں۔ صدف عرج کے ساتھ ڈریسنگ روم میں موجود تھی اور اسے پیار سے دیکھتے ہوئے چھیڑے جا رہی تھی۔

''صدف! مجھے زیان بھائی سے بات کرنی ہے انہیں بلا کر لے آؤ۔'' عرج نے صدف سے کہا تو صدف نے کچھ چونک کر اسے دیکھا۔

''کیوں خیریت، زیان بھائی سے کیا بات کرنی ہے تمہیں اس وقت۔'' صدف نے حیرت سے پوچھا۔

''بس کرنی ہے ناں جاؤ تم بلا کر لے آؤ جلدی سے۔''

''اوکے۔'' کہتی ہوئی صدف روم سے باہر چلی گئی۔ کچھ ہی دیر بعد زیان ڈریسنگ روم میں داخل ہوا جب کہ بارات آنے کا شور سن کر صدف ریسیپشن کے لیے چلی گئی۔

''ماشاء اللہ! آج تو میری پیاری سی بہن بالکل پری لگ رہی ہے۔'' زیان نے عرج کو دلہن کے روپ میں دیکھ کر فوراً تعریف کی اور اس کے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ دیکھ کر دل ہی دل میں یہ مسکراہٹ سدا قائم رہنے کی دعا دی۔

''تھینک یو زیان بھائی!'' عرج نے مسکراتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔

''صدف بتا رہی تھی تم نے بلایا ہے کوئی کام تھا؟''

''جی بھائی! کچھ مانگنا تھا آپ سے۔'' عرج نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

''مانگنا تھا! کیا.....؟'' زیان نے حیرت سے پوچھا کیوں کہ آج تک عرج نے اس سے کچھ نہیں مانگا تھا۔ جس پر زیان نے ناراضی بھی ظاہر کی تھی۔

''بھائی! آپ کو ہمیشہ مجھ سے شکایت رہتی ہے ناں کہ میں صرف زبان سے آپ کو بھائی کہتی ہوں دل سے نہیں مانتی اور نہ ہی کبھی صدف کی طرح ایک بہن ہونے کی حیثیت سے آپ سے کچھ مانگا اور نہ ہی کبھی کوئی فرمائش کی۔'' عرج نے زیان کی آنکھوں میں جھانک کر اس سے سوال کیا۔

''ہاں بالکل! تم نے کبھی مجھ سے کچھ نہیں مانگا۔'' زیان نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

''زیان بھائی! آپ کو پتا ہے آپ جب بھی میرے لیے کوئی دعا کرتے ہیں وہ ضرور قبول ہو جاتی ہے اور آج میں اپنے زیان بھائی سے بہت ساری دعائیں لینا چاہتی ہوں کیوں کہ مجھے لگتا ہے کہ میں شادی کے بعد خوش نہیں رہوں گی مگر مجھے یقین ہے کہ اگر آپ میرے حق میں دعا کریں گے تو میں خوش رہوں گی۔''

عرج نے بڑے پیار سے آج پہلی بار زیان سے کچھ مانگا تھا۔ زیان نے اس کی آنکھوں میں دیکھا کس قدر مان تھا اس کی آنکھوں میں۔

زیان اسے دیکھ کر مسکرایا اور بڑے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر دعا دی۔

''میری دعا ہے عرج کہ تم ہمیشہ یوں ہی ہنستی مسکراتی رہو اور تمہارا شوہر تم سے بہت پیار کرے، آمین۔''

''تھینک یو زیان بھائی!'' عرج نے پیار بھرے لہجے میں شکریہ ادا کیا۔

زیان نے ایک الوداعی نظر اس پر ڈالی اور جانے کے لیے مڑا مگر عرج کی آواز پر رک کر اسے دیکھا۔

''زیان بھائی!''

''ہاں۔''

''پاپا کا بہت خیال رکھیے گا۔''

''میں کرنل انکل کا پورا خیال رکھوں گا اور تمہاری طرح ان کی ہر بات مانوں گا تم ٹینشن مت لو۔'' زیان نے ایک بار پھر عرج کے سر پر ہاتھ رکھ کر خوش رہنے کی دعا دی۔ اتنے میں ایک بچہ بھاگتا ہوا آیا۔

''زیان بھائی! زیان بھائی آپ کو کرنل انکل بلا رہے ہیں جلدی چلیں۔''

''ہاں میں آ رہا ہوں۔''

''اچھا اب میں چلتا ہوں نکاح شروع ہونے والا ہوگا۔ شاید اسی لیے انکل بلا رہے ہیں۔'' زیان کہہ کر باہر چلا گیا اور عرج اس کے جانے کے بعد واپس صوفے پر آ کر بیٹھ گئی۔

☆......☆

زیان ڈریسنگ روم سے نکل کر اسٹیج کی طرف بڑھا جب ہی اس کی نظر افضل صاحب پر پڑی جو وہاب کا گریبان پکڑ کر اسے پوری طرح جھنجھوڑ رہے تھے اور زور زور سے اس پر چلا رہے تھے اور باقی لوگ ان میں بیچ بچاؤ کی ناکام کوشش میں مصروف تھے۔ زیان نے نہ سمجھی کے عالم میں جلدی سے اسٹیج پر چڑھ کر افضل صاحب سے وہاب کا گریبان چھڑانے کی کوشش کی زیان کو دیکھ کر ان کی گرفت کمزور پڑ گئی۔ وہاب نے موقع سے فائدہ اٹھا کر ایک جھٹکے سے ان سے اپنا گریبان چھڑایا اور دو قدم پیچھے ہٹتے ہوئے غصے بھری آنکھوں سے ان کی طرف دیکھ کر کہا۔

''مجھے اپنی زندگی اپنی مرضی کے مطابق جینے کا پورا حق ہے۔ کوئی میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتا۔ میں نے جس سے شادی کی ہے میں اس سے بہت محبت کرتا ہوں اور مجھے نہیں لگتا کہ میں نے آپ کی بیٹی کے ساتھ کچھ غلط کیا ہے۔'' اس سے پہلے کہ افضل صاحب کچھ کہتے اکبر صاحب نے وہاب کے گال پر زوردار تھپڑ رسید کیا۔

''تو شادی کر چکا تھا تو پہلے بولنا تھا ناں یہاں کیوں آیا ہم سب کی عزت اچھالنے معصوم بچی کا تماشا بنانے میری ایک بات کان کھول کر سن لے اگر تو نے اسے طلاق دے کر عرج سے شادی نہ کی تو میں تجھے جان سے مار دوں گا۔'' اکبر صاحب نے بولنے کے ساتھ ساتھ اس کے گال پر ایک اور تھپڑ مارا۔

''پاپا! میں الماس کو کسی صورت طلاق نہیں دوں گا۔ آپ کو جو کرنا ہو وہ کر لیں اور ویسے بھی میں نے کبھی عرج سے نہیں کہا کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں اور نہ ہی کبھی ساتھ جینے مرنے کی قسمیں کھائی ہیں۔ وہی میرے پیچھے پڑی ہوئی ہے۔ عذاب بنا کر رکھ دیا ہے اس نے میری زندگی کو میں نے اس سے ایک بار نہیں

سو بار کہا تھا کہ میں اس سے پیار نہیں کرتا اور نہ ہی شادی کرنا چاہتا ہوں اگر آپ لوگوں کو یقین نہیں آتا تو پوچھیں عرج سے جا کر۔" وہاب غصے میں کہتا ہوا یہ تک بھول گیا کہ جس سے بات کر رہا ہے وہ اس کا سگا باپ ہے جس معصوم لڑکی کی عزت کی وہ دھجیاں اڑا رہا ہے وہ اس کے سگے چاچا کی بیٹی ہے اس کے اپنے خاندان کی بیٹی ہے۔

"کمینے دفع ہو جا یہاں سے۔ خبردار جو اپنی گندی زبان سے میری بیٹی کا نام لیا۔ بھائی صاحب آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ اس عورت کو طلاق دے کر یہ میری بیٹی سے شادی کر لے۔ ارے اب یہ سونے کا بن کر بھی میرے پاس آئے گا تب بھی میں اس پر تھوکوں گا بھی نہیں اپنی بیٹی کی شادی کرنا تو بہت دور کی بات ہے۔"

"افضل مجھے معاف کر دو میرے بھائی مجھے نہیں پتا تھا کہ میں اپنے گھر میں ناگ پال رہا ہوں۔" افضل صاحب کی بات سن کر اکبر صاحب نے اپنے دونوں ہاتھ چھوٹے بھائی کے سامنے جوڑ دیے۔ تمام باراتی شرمندگی سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ پورے ہال میں بدمزگی کا ماحول پھیل گیا۔

"پاپا! یہ کیا کر رہے ہیں آپ اس انسان سے معافی مانگ رہے ہیں جس نے آپ کو اتنا کچھ سنایا، آپ کے بیٹے کی اتنی انسلٹ کی آپ کو معافی مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ پاپا کیوں کہ غلطی ان ہی کی بیٹی کی ہے۔ وہ ہی میری محبت میں مری جا رہی تھی۔"

وہاب نے اکبر صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا اس سے پہلے وہ عرج اور اس کی سچی محبت کی اور توہین کرتا زیان نے اس کا بازو پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف کیا اور تین چار تھپڑ اس کے گال پر لگائے۔

"گھٹیا انسان اب عرج کا نام تیری زبان پر نہیں آنا چاہیے، بس بہت ہو گیا اب نکل یہاں سے اس سے پہلے کہ میں دھکے مار کر تجھے یہاں سے نکالوں دفع ہو یہاں سے اور اپنی پوری بارات کو لے کر جا تو عرج کے قابل تھا ہی نہیں یہ تو عرج کی معصومیت ہے کہ اسے انسان اور شیطان میں فرق نظر نہیں آیا۔" زیان نے اس کا گریبان پکڑ کر اسٹیج سے نیچے دھکیلا۔

وہاب جاتے ہوئے بھی نفرت سے بھری ایک نظر اس کے چہرے پر ڈالنا نہیں بھولا اور ساری بارات بھی اسی کے ساتھ واپس چلی گئی۔ ہال میں بس گنتی کے چند مہمان ہی رہ گئے جو اسٹیج کے آس پاس ہی موجود تھے۔

افضل صاحب نے اپنی اکلوتی بیٹی کی بارات اس طرح لوٹ جانے کا کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔

"یہ کیا ہو گیا۔ یا خدا۔ یہ کیا کیا تو نے۔ اللہ میری بچی کی خوشیاں لٹ گئیں۔" افضل صاحب نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام کر شکوہ خدا سے کیا مگر ایک کھانسی کے جھٹکے نے انہیں بے حال کر دیا ان کے دل میں تیز درد اٹھا وہ دل پر ہاتھ رکھ کر گرنے ہی والے تھے کہ زیان نے انہیں تھام کر اسٹیج پر ہی لٹا دیا اور ان کا سر اپنی گود میں رکھ کر سینہ سہلانے لگا مگر ان کی کھانسی کو کسی صورت آرام نہ آیا اور منہ سے خون آنا شروع ہو گیا۔ زیان نے ایک پل ضائع کیے بغیر ایمبولینس کو فون کیا۔

"زیان میری بچی۔" اکبر صاحب نے زیان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے اس طرح کہا کہ گویا زیان کوئی فرشتہ ہو جو منٹوں میں سب ٹھیک کر دے گا۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا انکل! آپ فکر نہ کریں۔" زیان نے ان کا ہاتھ گرم جوشی سے دبا کر انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا مگر افضل صاحب اس کی تسلی کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی مسلسل اٹھنے والی کھانسی کو کنٹرول کرتے ہوئے ایک بار پھر اپنی بیٹی کے غم میں چور ہوتے ہوئے بولے۔

"زیان! میری معصوم بچی برباد ہو گئی اس کی بارات واپس لوٹ گئی۔ اس نے پہلے نہیں بتایا کہ وہ شادی شدہ ہے نکاح کے وقت بتایا ہے۔ میری بچی کی خوشیاں...... اس کے سارے ارمان ٹوٹ گئے زیان۔ اب کیا ہو گا اس کا؟" افضل صاحب نے مسلسل کھانستے ہوئے بڑی مشکل سے اپنی بات مکمل کی۔ جب ہی زیان کے برابر میں بیٹھی صابرہ بیگم نے ہمدردی سے کہا۔

"کچھ نہیں ہو گا بھائی صاحب! آپ فکر نہ کریں عرج میری بیٹی جیسی ہے اس کی خوشیاں مجھے بھی بہت عزیز ہیں۔ عرج کی بارات لوٹ ضرور گئی ہے مگر وہ آج ہی اس گھر سے وداع ہو گی میرے زیان کی دلہن بن کر۔"

"امی یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ۔" زیان جو کافی دیر سے امی کی باتیں حیرانگی سے سن رہا تھا اپنے نام پر ایک دم ہی صابرہ بیگم کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"میں ٹھیک کہہ رہی ہوں زیان! تمہیں ابھی عرج سے نکاح کرنا ہو گا۔"

"امی پلیز! چپ کر جائیں۔ بولنے سے پہلے سوچ تو لیں آپ کہہ کیا رہی ہیں۔ بہن ہے وہ میری۔" اس سے پہلے کہ صابرہ بیگم کچھ کہتیں افضل صاحب نے اپنے دونوں ہاتھ زیان کے سامنے جوڑ دیے۔

"بیٹا! تمہارے سوا ایسا کوئی بھی نہیں ہے جس پر میں بھروسہ کر سکوں۔ میرے بعد عرج کا اس دنیا میں کوئی بھی نہیں ہے۔ اسے اپنا نام دے دو، میں تمہارا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گا۔" افضل صاحب نے آنسوؤں بھری آنکھوں سے التجا کرتے ہوئے کہا۔

"انکل! یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟" زیان نے ان کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں دباتے ہوئے کہا۔

"بیٹا! میری یہ آخری التجا سن لو تمہیں خدا کا واسطہ ہے بیٹا مجھ پر یہ احسان کر دو، یہ دنیا بہت ظالم ہے میری معصوم بچی کو اس دنیا کی گرم دھوپ سے بچا لو اسے اپنے نام کی چھاؤں میں جگہ دے دو۔" افضل صاحب نے ایک بار پھر اپنے ہاتھ زیان کے سامنے جوڑے تھے کیوں کہ وہ جانتے تھے کہ زیان ان کے بعد ان کی بیٹی کا مستقبل سنبھال سکتا ہے۔

"انکل! اس بارے میں بعد میں بات کرتے ہیں۔ ابھی آپ اسپتال چلیں، آپ کی طبیعت بگڑتی جا رہی ہے۔" زیان نے ان کی کھانسی میں اضافہ دیکھ کر ایک بار پھر انہیں اٹھانے کی کوشش کی۔

"نہیں زیان! مجھے پتا ہے۔ بیٹا کہ یہ میرا آخری وقت ہے بس تم ہاں کر دو پھر میں سکون سے مر سکوں گا۔" اکبر صاحب نے اپنے اندر کی کیفیت کو محسوس کرتے ہوئے کہا کیوں کہ ان کے دل کا درد مسلسل بڑھ رہا تھا اور کھانسی کے ساتھ ساتھ منہ سے آنے والے خون میں بھی مسلسل اضافہ ہو رہا تھا۔ زیان کے لاکھ کہنے پر بھی افضل صاحب اسپتال جانے کے لیے کسی طور راضی نہیں تھے ان کی بگڑتی ہوئی کیفیت کو دیکھ کر زیان کو ہار ماننی پڑی۔

"او کے انکل! میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں آج عرج کو یہاں سے اپنے ساتھ اپنی بیوی بنا کر لے کر جاؤں گا۔ عرج آج سے میری ذمہ داری ہے اس کی خوشیاں میری ذمہ داری ہیں بس آپ جلدی سے اسپتال چلیں ایمبولینس ویٹ کر رہی ہے۔" زیان سے وعدہ لے کر افضل صاحب اسپتال جانے کے لیے راضی ہو گئے۔ زیان بھی انہیں اسپتال بھیج کر مولوی صاحب کے پاس آ گیا۔

☆......☆

عرج ڈریسنگ روم میں بیٹھی خوشی و غم کی ملی جلی کیفیت کے ساتھ اپنے ہاتھوں پر لکھے وہاب کے نام کو غور سے دیکھ رہی تھی۔ قبل اے سی میں بھی اس کے اندر نہ جانے کیوں آگ سی لگی ہوئی تھی کسی انہونی کا سا احساس ہو رہا تھا اسے نہیں پتا تھا کہ باہر کیا ہوا ہے۔ اسے نہیں پتا تھا کہ جس انسان سے وہ اٹھارہ سالوں سے محبت کرتی آئی ہے جس کا وہ اٹھارہ سالوں سے انتظار کر رہی ہے وہ اسے پرایا کر کے جا چکا ہے۔ وہ تو تنہائی میں بیٹھی یہ سوچ رہی تھی کہ وہ اپنی جان سے عزیز پاپا کو چھوڑ کر جا رہی تھی اپنے آئیڈیل بھائی کو، ایان کو، آنٹی کو اپنی بیسٹ فرینڈ کو سب کو، کتنا مس کرے گی وہ سب کو کیسے رہے گی وہ سب کے بنا۔ عرج کے خیالات اس وقت رکے جب نکاح خواں کے ساتھ تین انجانے مرد اور ارحم بھائی (سائرہ آپی کے شوہر) آنٹی، سائرہ آپی اور صدف ڈریسنگ روم میں داخل ہوئے۔ زیان بھی اندر آیا تھا مگر عرج گھبراہٹ کی وجہ سے اسے دیکھ نہ سکی۔ عرج صوفے پر سنبھل کر بیٹھ گئی۔ صابرہ بیگم، صدف اور سائرہ آپی بھی اس کے برابر میں ہی بیٹھ گئیں۔ جب کہ زیان عرج کے سامنے کھڑا اس کے چہرے کو بغور دیکھ رہا تھا۔

نکاح خواں نے نکاح پڑھوانا شروع کیا۔

عرج کے کانوں میں جیسے ہی زیان کا نام گونجا اسے اپنے کانوں پر شک ہوا مگر دوسری بار بھی زیان کا نام سن کر اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا الفاظ تو جیسے کہیں گم ہی ہو گئے تھے۔ اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا جیسے ابھی باہر آ جائے گا۔ وہ ایک دم سن بیٹھی رہی۔ جیسے زندہ لاش ہو۔ آنٹی اور صدف نکاح خواں کے بار بار پوچھنے پر اس کے کانوں میں سرگوشی کر رہی تھیں مگر عرج کے کانوں میں تو صرف ایک ہی آواز گونج رہی تھی۔ زیان، زیان، زیان۔

زیان بھائی سے ڈھیر ساری دعائیں لی تھیں کچھ دیر پہلے ہی تو اس نے اپنے اور زیان کے رشتے پر بہن بھائی کی مہر لگائی تھی جسے وہ بچپن سے بھائی مانتی آئی تھی اسے شوہر کے روپ میں کیسے قبول کر لیتی؟ اس کے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے اس کی شادی تو وہاب سے ہو رہی تھی پھر یہ زیان بھائی کا نام کیوں لے رہے ہیں؟

وہ اپنے ذہن میں خود ہی سے سوال کر رہی تھی مگر جواب کچھ نہیں تھا۔ وہ مسلسل ایک ہی کیفیت میں بیٹھی اپنے ہاتھوں میں مضبوطی سے پکڑے گئے دوپٹے کے پلو کو گھور رہی تھی۔ سب کچھ اتنی جلدی میں ہوا تھا کہ صابرہ بیگم دلہن کو لال دوپٹہ اڑانا بھول گئیں تھیں جس کی وجہ سے سامنے کھڑا زیان اس معصوم لڑکی کے زرد پڑتے چہرے کو بغور دیکھ سکتا تھا۔ زیان کو اچانک ہی تھوڑی دیر پہلے کا منظر یاد آیا جب وہ ڈریسنگ روم میں آیا تھا اور عرج کو لال شرارے میں دلہن بنے دیکھا تھا جس پر وائٹ نگوں سے بڑی نفاست سے کام کیا گیا تھا اور ساتھ ہی وائٹ اینڈ ریڈ نگوں کی ہیوی جیولری، فل میک اپ کے ساتھ چہرے پر مسکراہٹ سجائے کس قدر حسین لگ رہی تھی۔ کتنی خوش لگ رہی تھی مگر اب...... زیان کی سوچوں کو اس کے بجتے ہوئے موبائل نے روکا۔

''ہیلو!'' ڈاکٹر ولید (زیان کا دوست) کا نمبر دیکھ کر اس نے فون Yes کیا۔

''زیان افضل انکل کی Death ہو گئی ہے۔''

''Oh No'' زیان کو ایک جھٹکا لگا اور ایک نظر عرج کے چہرے پر ڈالی جسے ابھی ایک اور صدمہ سہنا تھا اور موبائل آف کر کے واپس پینٹ کی جیب میں رکھ لیا۔

عرج کی خاموشی کے ساتھ ساتھ ڈریسنگ روم میں بھی بالکل خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ عرج اب تک اسی کیفیت میں بیٹھی تھی کہ اسے اپنے سر پر کسی اپنے کے ہاتھ کی گرماہٹ محسوس ہوئی اس نے بے اختیار ہی گردن اٹھا کر دیکھا جہاں اکبر صاحب ایک بڑی سی سفید چادر اوڑھے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

''پاپا!'' عرج کی آواز زیان سمیت تقریباً سب نے ہی سنی تھی اور گردن گھما کر ادھر ادھر دیکھا بھی تھا مگر کوئی دکھائی نہ دیا۔

''بیٹا! آپ سے مولوی صاحب کچھ پوچھ رہے ہیں جواب دو۔'' اکبر صاحب نے اس کے آنسو اپنے انگوٹھے سے صاف کرتے ہوئے کہا۔

جب کہ عرج انہیں سوالیہ نظروں سے دیکھے ہی جا رہی تھی۔

''بیٹا! وہاب اچھا لڑکا نہیں تھا۔ زیان کو آپ کے پاپا نے آپ کے لیے چنا ہے۔ شاباش بیٹا روتے نہیں ہیں کہو قبول ہے۔ پاپا کی اچھی بیٹی ہے ناں۔ پاپا کی ہر بات مانتی ہے بولو جاند قبول ہے شاباش۔'' عرج نے بڑے پاپا کے کہنے پر قبول ہے کہا اور کچھ دیر بعد رخصت ہو کر زیان کے گھر آ گئی اسے نہیں پتا تھا کہ پیچھے پاپا ہیں یا نہیں۔

☆......☆

عرج صدف کے ہمراہ زیان کے کمرے تک آئی تھی اور پہلا قدم کمرے میں رکھتے ہی اسے ایسا محسوس ہوا جیسے بہت سارے کانٹے اس کے پیر میں چبھے ہوں اس نے درد کی شدت سے دونوں آنکھیں کس کے بند کیں اور آنکھوں میں موجود سیلاب کو بہایا۔ صدف نے اسے ایک کاٹن کا سوٹ پکڑایا اور Rest کرنے کا کہہ کر چلی گئی۔ کیونکہ اس سے اپنی دوست کی یہ حالت دیکھی نہیں گئی۔ عرج نے کچھ دیر بعد آنکھیں کھول کر پورے کمرے کا جائزہ لیا۔ اس سے اور برداشت نہ ہوا تو گھٹنوں کے بل گر کر دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر بلند آواز میں رو کر اپنے اندر جلتی آگ کو بجھانے کی کوشش کرنے لگی۔ جب کہ زیان گھر آ کر اپنے کمرے میں جانے کے بجائے چھت پر آ گیا۔ تاکہ کھلی ہوا میں تھوڑا سکون محسوس کر سکے۔ زیان چھت پر آیا تو دونوں ہاتھ اپنی پینٹ کی جیب میں ڈال کر ادھر ادھر ٹہلنا شروع کر دیا۔ اپنی اور عرج کی کچھ دیر پہلے ہونے والی گفتگو، کرنل انکل کا اس کے آگے ہاتھ جوڑنا، ولید کا فون، عالیہ سے اس کی محبت، شادی اور پھر موت، ایان سے عرج کا پیار اور پھر سب سے آخر میں عرج کا معصوم چہرہ۔ اس نے تھک کر ایک لمبا سانس خارج کیا اور بینچ پر بیٹھ کر اپنے سر کو دونوں ہاتھوں میں تھام کر آنکھیں بند کیں۔ جب ہی صابرہ بیگم کا ہاتھ اپنے کاندھے پر محسوس کر کے ایک نظر ان پر ڈالتے ہوئے دوبارہ اسی طرح بیٹھ گیا۔

''زیان! تمہیں اس وقت اپنے کمرے میں ہونا چاہیے عرج کو تمہاری ضرورت ہے۔'' صابرہ بیگم نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔ جب کہ زیان نے ان کی بات کے جواب میں اپنی نظریں سامنے رکھی Table پر ہی مرکوز رکھیں۔

''زیان! مجھے پتا ہے تم شادی نہیں کرنا چاہتے تھے پر بیٹا اللہ کے کاموں میں کون دخل دے سکتا ہے۔ اللہ نے عرج کے لیے تمہیں ہی چنا تھا۔ عرج اس وقت بہت برے وقت سے گزر رہی ہے۔ اسے تمہاری ہمدردی کی ضرورت ہے۔ تمہاری محبت کی ضرورت ہے بیٹا! جاؤ اس کا درد بانٹو جا کر وہ بہت معصوم بچی ہے مجھے یقین ہے تم اسے سنبھال لو گے اس کے چہرے پر واپس مسکراہٹ لے آؤ گے۔'' صابرہ بیگم نے بیٹے کی

خاموشی کو دیکھ کر ایک بار پھر عرج کے پاس جانے کو کہا۔ زیان چپ چاپ بنا ان کی طرف دیکھے اٹھ کر کمرے میں چلا آیا۔

آج وہ پہلی بار اپنے کمرے میں جانے سے پہلے گھبرا رہا تھا۔ اس نے کمرے میں داخل ہو کر آہستہ سے دروازہ بند کیا پھر ایک نظر اس پر ڈالی جو بیڈ کے پاس بیٹھی بیڈ کی چادر اپنے نازک ہاتھوں میں مضبوطی سے دبائے سسکیاں لے رہی تھی۔ جسے کمرے میں مسلسل سنانے کی وجہ سے زیان نے بھی با آسانی سنا تھا۔ عرج کی زیان کی طرف سے پیٹھ تھی اور شاید وہ زیان کی آمد سے بھی بے خبر تھی۔ زیان نے ایک دکھ بھری نظر اس پر ڈالی اور بولنے کے لیے لفظوں کو ترتیب دی۔

"عرج۔" زیان کی آواز جیسے ہی اس کے کانوں سے ٹکرائی وہ اپنے دکھوں کی دنیا سے باہر آ کر اپنی سسکیوں پر قابو پانے کی کوشش کرنے لگی مگر کوئی جواب نہ دیا۔ زیان اس سے تقریباً کچھ قدم کے فاصلے پر کھڑا اس کی طرف دیکھے گویا ہوا۔

"عرج جو بھی ہوا اس کے لیے پلیز مجھے معاف کر دو۔ وہاب نے ہمیں عین ٹائم پر بتایا کہ وہ پہلے سے شادی شدہ ہے۔ عرج پچویشن ہی کچھ ایسی تھی کہ میں نکاح کے لیے انکار نہیں کر سکا۔" زیان نے رک رک کر اسے بتایا اور کرنل انکل کی ڈیتھ کا بتانے سے گریز کیا تاکہ وہ اس وقت اور پریشان نہ ہو۔ عرج خاموشی سے اس کی باتیں سن رہی تھی۔

"عرج! تم جانتی ہو کہ میں عالیہ سے اب بھی بہت محبت کرتا ہوں۔ شاید...... میں کبھی بھی تمہیں عالیہ کی جگہ اور...... ایک بیوی کے حقوق نہیں دے پاؤں۔" عرج اب بھی چپ تھی پورے کمرے میں صرف زیان کی آواز اور عرج کی سسکیاں ہی گونج رہی تھیں۔

"کافی رات ہو گئی ہے تم چینج کر کے ریسٹ کر لو۔" زیان نے اسے مسلسل خاموش دیکھ کر rest کرنے کا کہا تو وہ خاموشی سے اٹھ کر اسٹڈی روم میں چلی گئی۔

☆......☆

صبح سات بجے کے ٹائم سائرہ آپی اور صدف ناشتہ لے کر کمرے میں آئیں۔ زیان بھی ساری رات نہیں سویا تھا۔ اسی لیے پہلی بار ناک کرنے پر ہی دروازہ کھول کر فریش ہونے چلا گیا۔ "عرج کہاں ہے؟" اسے جاتا دیکھ کر سائرہ آپی نے پوچھا۔

"وہ اسٹڈی روم میں ہے۔" زیان نے نظریں چراتے ہوئے کچھ شرمندگی سے جواب دیا۔

وہ فریش ہو کر آیا تو دیکھا سائرہ آپی اب تک ناک کر رہی ہیں۔

"زیان! یہ دروازہ کیوں نہیں کھول رہی ٹھیک تو ہے۔" سائرہ آپی نے پریشان ہو کر زیان سے پوچھا مگر اس سے پہلے زیان کوئی جواب دیتا عرج نے دروازہ کھول دیا۔

عرج اب تک دلہن کے لباس میں تھی۔ البتہ حلیہ کافی حد تک چینج ہو گیا تھا اس کی سوجھی ہوئی آنکھیں اس بات کا ثبوت تھیں کہ وہ ساری رات روتی رہی ہے۔ جن پر سے میک اپ بھی ڈھل چکا تھا۔ بندیہ نے جھومر کی جگہ لے لی تھی جب کہ جھومر کاندھے پر جھول رہا تھا۔ دوپٹہ سر پر نہ ہونے کے برابر ٹکا ہوا تھا۔ باقی سارا کاندھے اور فرش پر تھا بالوں کی کئی لٹیں اس کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔ زیان نے ایک نظر اس کے وجود پر ڈال کر سائرہ آپی کو باہر آنے کا اشارہ کیا جب کہ صدف اس کی یہ حالت دیکھ کر آنکھوں میں آنسو لیے

اسے ڈریسنگ چیئر پر بٹھا کر اس کی جیولری اتارنے لگی۔

"زیان! کرنل انکل کی ڈیتھ باڈی آ گئی ہے۔" سائرہ آپی نے باہر آ کر اسے بتایا۔

"جی آپی! مجھے پتا ہے میں وہیں جا رہا ہوں آپ عرج کو ابھی کچھ نہیں بتائیے گا۔ اسے کچھ نہیں پتا۔"

"ہممم ٹھیک ہے۔" سائرہ آپی مختصر جواب دے کر کمرے میں آ گئیں۔

☆......☆

سائرہ آپی اور صدف اسے پنک کاٹن کا سوٹ پہنا کر عرج کے گھر لے آئیں پنک سوٹ زیب تن کیے سوجھی ہوئی آنکھوں کے ساتھ گوری رنگت جو مسلسل روئے جانے کی وجہ سے گلابی ہو گئی تھی۔

عرج نے سائرہ آپی اور صدف کے ہمراہ جیسے ہی اپنے گھر میں قدم رکھا سامنے بڑے سے صحن میں چارپائی پر لیٹے ہوئے شخص کو وہ پہچان ہی نہ پائی کیوں کہ اس شخص نے سر سے پاؤں تک سفید چادر ڈھکی ہوئی تھی۔ عرج کا دل ایک دم ہی اچھل کر حلق میں آ گیا۔ اس کے پورے جسم میں سنسناہٹ شروع ہو گئی چہرے کا رنگ ایک دم ہی اڑ گیا۔ آنکھوں میں ایک بار پھر سیلاب اتر آیا اس کا دل بہت ڈر رہا تھا۔ وہ مرے مرے قدموں سے اس وجود تک آئی۔ ڈرتے ڈرتے اس کے چہرے سے چادر ہٹا کر ایک سیکنڈ میں ہی پلٹ گئی اور دونوں ہاتھوں سے اپنے دل کو تھاما جو باہر ہی آنے والا تھا۔ اس کے بعد اسے اور کچھ سنائی نہ دیا۔ وہ بے ہوش ہو کر گری تھی مگر اس کے وجود کو گرنے سے پہلے ہی زیان نے تھام لیا۔

☆......☆

عرج کو چار دن بعد ہوش آیا تو وہ صابرہ بیگم سے لپٹ کر خوب روئی اپنے پاپا کو دیکھنے کی بہت ضد کی مگر مرے ہوئے لوگ واپس نہیں آیا کرتے اس کی حالت کو دیکھ کر سب ہی کو رونا آ رہا تھا۔ صابرہ بیگم نے اس کی ماں بن کر اسے خوب سمجھایا۔ حوصلہ دیا۔ پیار دیا وہ کافی حد تک سنبھل گئی تھی مگر اس کے چہرے پر مسکراہٹ اب تک نہ لوٹی تھی۔ اسے ہوش میں آئے ایک ہفتے سے زیادہ ہو گیا تھا۔ اس کے لاکھ منع کرنے پر بھی صابرہ بیگم اسے کھانا کھلاتیں مگر وہ دو یا تین نوالوں سے زیادہ نہ کھاتی عرج نے صابرہ بیگم کو زیان کے کمرے میں سونے کے لیے بھی انکار کر دیا تھا۔ جسے صابرہ بیگم نے عرج کی حالت دیکھتے ہوئے وقتی طور کے لیے مان لیا تھا۔

☆......☆

آج افضل صاحب کے انتقال کو ایک ماہ ہو گیا تھا۔ سائرہ آپی اور ان کے شوہر اپنے دونوں بچوں (مون اور مانی) کے ساتھ زیان ہاؤس آئے ہوئے تھے۔ آج زیان اسپتال سے لیٹ آیا تھا۔ اسی لیے تینوں بچے سو گئے تھے۔ عرج سمیت باقی سب ہی ڈنر پر موجود تھے جب ہی سائرہ آپی نے امی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"امی! میں سوچ رہی تھی اب جو سنڈے آ رہا ہے، اس کو گھر میں ایک چھوٹا سا فیملی فنکشن رکھ لیتے ہیں زیان اور عرج کا ولیمہ بھی ہو جائے گا اور عرج کو زیان کے روم میں شفٹ کر دیں گے۔" زیان نے چونک کر سائرہ کو دیکھا اور فوراً ہی خود کو نارمل کرتے ہوئے کھانے کی طرف متوجہ ہوا جب کہ عرج نیچے نظریں کیے پلاؤ میں چمچ چلاتی رہی۔

"ہاں بیٹا! یہ تو بہت اچھا سوچا تم نے۔ زیان تمہیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے ناں۔" صابرہ بیگم نے

سوالیہ نظروں سے زیان کو دیکھتے ہوئے کہا۔
"نہیں امی اجیسا آپ لوگ ٹھیک سمجھیں۔" زیان نے مختصر جواب دیا۔
"ارے آنٹی! اسے کیا اعتراض ہوگا اس کی بیوی اس کے روم میں شفٹ ہو جائے گی اس کے لیے تو خوشی ہی کی بات ہے ناں۔" ارحم بھائی نے معنی خیز نظروں سے زیان کو دیکھتے ہوئے کہا جس کے جواب میں زیان نے مسکرا کر انہیں اور پھر اپنے برابر میں چپ چاپ بیٹھی عرج کو دیکھا۔

☆......☆

آج سنڈے تھا سائرہ آپی صبح سے ہی آئی ہوئی تھیں، کیوں کہ صدف کو دعوت کے لحاظ سے کھانا بنانا نہیں آتا تھا۔ اس لیے کھانے کا اہتمام سائرہ آپی نے ہی کیا تھا۔ زیان کے دوست ولید کی فیملی اور سائرہ آپی کے سسرال والے بھی آنے والے تھے۔
عرج نے میرون کلر کی فراک اور چوڑی دار پاجامے کے ساتھ بڑا سا دوپٹہ سلیقے سے سر پہ اوڑھا ہوا تھا جو اس کے لیے صدف نے ہی پسند کیا تھا۔ ہاتھوں میں سونے کے کڑے، کانوں میں میچنگ ایئر رنگ اور لائٹ میک اپ کے ساتھ وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔ جب کہ زیان بھی بلیو جینز کے ساتھ وائٹ شرٹ میں کافی ہینڈسم لگ رہا تھا۔ سبھی نے ان کے کپل کی بہت تعریف کی تھی اور سب ہی نے خوب انجوائے بھی کیا تھا مگر اس دوران عرج کے چہرے پر خاموشی اور اداسی نمایاں تھی۔ وہ صرف خود سے پوچھے جانے والے سوالات کا ہی جواب دے رہی تھی۔ زیان بھی کافی سنجیدہ تھا مگر سب سے مسلسل بات چیت بھی کر رہا تھا۔
آج صبح سے ہی زیان کو اپنے روم میں آنا منع تھا۔ کیوں کہ صدف اور سائرہ آپی نے اس کا روم ڈیکوریٹ کیا تھا۔ پورے کمرے کو گلاب کی پتیوں اور چنبیلی کے پھولوں سے سجایا گیا تھا۔
کھانا خوشگوار ماحول میں کھایا گیا۔ کھانے سے فارغ ہو کر سائرہ آپی سمیت سارے مہمان ہی چلے گئے تھے۔ مہمانوں کے جانے کے بعد صابرہ بیگم بھی اپنے کمرے میں چلی آئیں۔ زیان بھی کسی کام سے باہر گیا ہوا تھا۔ جب ہی عرج نے صابرہ بیگم کا دروازہ کھٹکھٹایا۔
"عرج! تم یہاں اس وقت......!" صابرہ بیگم نے حیرانگی سے اسے دیکھتے ہوئے سوال کیا۔
"جی امی! میں ایان کو لینے آئی تھی۔" عرج نے نظریں چراتے ہوئے جواب دیا (صابرہ بیگم کے کہنے پر عرج نے انہیں امی بولنا شروع کر دیا تھا) اور وہ اندر آ کر ایان کو اٹھانے لگی۔
"بیٹا! آج اسے یہیں سونے دو۔"
"امی! میں سلا لوں گی اسے اپنے پاس۔"
"ہاں بیٹا! ضرور سلا لینا مگر آج اسے یہیں سونے دو، ورنہ یہ تنگ کرے گا تمہیں۔"
"امی پلیز! مجھے ایان کو لے جانے دیں۔" عرج نے آرام سے کہتے ہوئے اجازت طلب نظروں سے انہیں دیکھا۔ تو انہوں نے بھی مسکراتے ہوئے اجازت دے دی اور وہ ایان کو گود میں اٹھائے زیان کے کمرے میں آ گئی۔
اس نے سجے ہوئے کمرے کا جائزہ لیا تو خود سے ہی شرما گئی۔ اس نے جیسے ہی سوئے ہوئے ایان کو صوفے پر لٹایا اس کے ایئر رنگ ایان کے گال پر چبھے اور تکلیف کی شدت سے اس نے رونا شروع کر دیا۔ عرج نے ایک لمحہ ضائع کیے بنا اپنے دونوں ایئر رنگ اتار کر فرش پر رکھے اور ساتھ ہی ساتھ چوڑیاں اور کنگن بھی کہ کہیں چوڑیوں کی کھنک سے ایان کی نیند پھر خراب نہ ہو جائے اور روتے ہوئے ایان کو اپنی آغوش میں لے کر چپ کرانے کی کوشش کی اسی دوران اس کا دوپٹہ سر سے سرک کر کاندھے پر آ گیا۔ مگر ایان کو چپ کروانے کی وجہ سے اس نے نوٹ ہی نہ کیا۔

عرج اسے چپ کروانے میں مصروف تھی کہ زیان کمرے میں داخل ہوا سجے ہوئے کمرے کو دیکھ کر اس کی حالت بھی عرج سے مختلف نہیں تھی زیان ایک نظر عرج پر اور پھر اس کی بکھری ہوئی چیزوں پر ڈال کر فریش ہونے چلا گیا۔ واپس آیا تو وہ ایان کو سلا کر صوفے پر لیٹ چکی تھی اور خود بھی ایان کے پاس ہی آنکھیں بند کیے ہوئے لیٹی تھی۔

☆......☆

عرج اب کافی حد تک سنبھل چکی تھی۔ گھر کے سارے کام اس نے اپنے ذمے لے لیے تھے مگر صابرہ بیگم نے اسے سختی سے منع کر دیا تھا کہ تم کھانا بنانے کے سوا اور کوئی کام نہیں کرو گی۔ صفائی صدف کیا کرے گی عرج سب کا بہت خیال رکھتی تھی۔ ایان تو پہلے ہی اس کا عادی تھا مگر اب تو وہ اس کے بنا رہ ہی نہیں سکتا تھا۔ صابرہ بیگم سے چھپکے سے وہ صدف کا بھی کافی ہاتھ بٹایا کرتی تھی کیوں کہ وہ جانتی تھی کہ اس کی دوست کتنی کام چور ہے۔ وہ زیان کا بھی بہت خیال رکھتی تھی۔ اس کا ہر کام وقت سے پہلے کر دیتی تھی۔ کم گو تو وہ پہلے ہی تھی مگر اب کچھ زیادہ ہی ہو گئی تھی۔ عرج اور زیان ایک دوسرے کو بہت کم مخاطب کرتے تھے۔ کوئی بہت ضروری بات ہوتی تو زیان اسے مخاطب کرتا اور عرج بنا اس کی طرف دیکھے جواب دے دیتی۔ شادی کے بعد سے اب تک عرج نے زیان کو صرف دو بار ہی مخاطب کیا تھا اور پھر خود ہی شرمندہ ہو گئی تھی جب اس نے ایک بار سب کے سامنے زیان کو (زیان بھائی) کہہ کر بلایا۔ سب نے ہی چونک کر اسے دیکھا۔ زیان بھی کافی شرمندہ ہوا وہ سب کی حیرت انگیز نظروں سے بچنے کے لیے جلدی سے اپنے روم میں آ گئی۔
آج بھی سب ساتھ بیٹھ کر ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھے۔ ایان سو چکا تھا۔ صابرہ بیگم نے اس سے کچھ پوچھا اور اس نے کہا "زیان بھائی کو پتا ہوگا۔" مگر ٹی وی کی آواز کی وجہ سے وہ سن ہی نہ سکیں جب کہ سامنے بیٹھے زیان نے بخوبی سنا تھا اور اسے گھورتا ہوا کمرے میں چلا گیا۔ جب وہ اس کے لیے دودھ لے کر کمرے میں آئی تو وہ بیڈ پر نیم دراز لیٹا ہوا کوئی فائل پڑھنے میں مصروف تھا۔ عرج دودھ کا گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر واپس پلٹی جب ہی زیان کی آواز پر رکنا پڑا۔
"عرج! یہ کیا تم بھائی بھائی کرتی رہتی ہو۔ I kno ہمارے بیچ Husband and wife جیسی کوئی ریلیشن شپ نہیں ہے مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ تم مجھے اب بھی زیان بھائی زیان بھائی کہہ کر مخاطب کرو۔" زیان نے اسے ایک ہی سانس میں ڈپٹا وہ بنا کچھ کہے چپ چاپ کمرے سے باہر نکل گئی۔

☆......☆

عرج اور زیان کی شادی کو ایک سال کا عرصہ گزر چکا تھا مگر دونوں کے درمیان اب تک تکلف قائم تھا۔ زیان پہلے سے کافی چپ رہنے لگا تھا وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ اسے کیا ہو رہا ہے۔ جب اس نے عرج کو اپنی زندگی میں شامل کیا تھا تو اس نے سوچا تھا کہ وہ کبھی بھی اسے ایک بیوی کے روپ میں قبول نہیں کر پائے گا مگر اب عرج کا اس سے بات نہ کرنا، اس کے ساتھ غیروں کی طرح احتیاط سے رہنا کافی تکلیف دہ رہا تھا۔ پہلے ان دونوں کے درمیان جو بھی رشتہ تھا پر اب تو وہ اس کا شوہر تھا۔ اس کے لیے محرم تھا، عرج نے بھی

اس سے اپنے حقوق نہیں مانگے تھے مگر اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ وہ اب تک وہاب سے محبت کرتی ہے بلکہ اسے تو دکھ تھا کہ اس نے اتنے برے انسان کو ٹوٹ کر چاہا تھا۔

☆......☆

آج عرج صبح سے ہی کافی تھکی ہوئی تھی۔ سائرہ آپی اور ارحم بھائی بھی آئے ہوئے تھے۔ اچانک ہی پکنک کا پروگرام بنا تو ارحم بھائی نے سب کو ساتھ چلنے کی آفر کی۔ صدف اور ایان نے تو فوراً ہی یہ آفر قبول کرلی مگر عرج نے طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے ایکسکیوز کیا۔ صابرہ بیگم بھی جانے کے موڈ میں نہیں تھیں مگر سائرہ آپی نے آج شاید انہیں ساتھ لے جانے کی ٹھان رکھی تھی۔ اسی لیے عرج کو چھیڑنے کے لیے بولی۔

''ارے امی جان ابھی تو آپ بھی ساسوں کی طرح بہو بیٹے کو اکیلے چھوڑ دیا کریں۔ عرج بے چاری کی مقصد سے رک رہی ہے اور آپ ہیں کہ گھر میں رک کر اس کے سارے ارمانوں پر پانی پھیرنے کا سوچ رہی ہیں۔''

''ایسی بات نہیں ہے آپی! میری واقعی میں طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔'' عرج نے جھجکتے ہوئے صفائی پیش کی تو سائرہ آپی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی جب کہ صابرہ بیگم کچھ سوچتے ہوئے جانے کے لیے تیار ہو گئیں۔

سب کے جانے کے بعد عرج روم میں آئی تو اسے تھکن محسوس ہوئی اس نے بیڈ کے کنارے پر لیٹتے ہوئے آنکھیں بند کیں تو تھکن کی وجہ سے اس کی آنکھ لگ گئی۔

زیان اسپتال سے گھر آیا تو کسی کو نہ پا کر فریش ہونے سیدھا اپنے کمرے میں آ گیا۔ عرج کو پرپل کاٹن کے تھری پیس سوٹ میں اپنے بیڈ پر سوتا دیکھ کر اسے نہ جانے کیوں خوشی محسوس ہوئی۔ وہ عرج کو گہری نگاہوں سے دیکھتا ہوا فریش ہونے چلا گیا۔ فریش ہو کر اس نے اپنے لیے خود کھانا گرم کیا اور کھانے سے فارغ ہو کر اپنے کمرے میں آ کر بیڈ کی دوسری جانب لیٹ گیا۔

بیڈ ہلنے سے عرج کی آنکھ کھلی۔ زیان کو اپنے برابر میں لیٹا دیکھ کر وہ ایک جھٹکے سے اٹھی اور ماتھے پر سے پسینہ صاف کرتے ہوئے لاؤنج میں چلی آئی۔ زیان جو ابھی ٹھیک سے لیٹ بھی نہیں پایا تھا فوراً ہی اٹھ کر بیٹھا اور اپنے برابر میں خالی بیڈ کو دیکھ کر دانت پیس کر رہ گیا اور تھوڑی دیر بعد خود بھی اٹھ کر باہر آ گیا۔

''سب لوگ کہاں ہیں؟'' زیان نے عرج سے پوچھا جو اپنے لیے چائے بنانے میں مصروف تھی۔

''ارحم بھائی اور سائرہ آپی کے ساتھ گئے ہیں۔'' عرج نے ایک نظر اس پر ڈالتے ہوئے جواب دیا۔

''کہاں؟'' زیان نے بغور اس کا جائزہ لیتے ہوئے سوال کیا۔

''ڈنر پر اور پارک وغیرہ بھی جائیں گے۔'' عرج نے مصروف انداز میں جواب دیا۔

''تم نہیں گئیں؟'' زیان نے مزید بات کرنے کی کوشش کی۔

''نہیں۔'' عرج نے مختصر جواب دیا۔

''کیوں؟''

''ویسے ہی۔ کھانا لگا دوں آپ کے لیے۔'' عرج نے بات ختم کرتے ہوئے پوچھا۔

''میں نے کھا لیا جب تم سو رہی تھیں۔'' زیان کے بتانے پر عرج کو شرمندگی محسوس ہوئی۔

''آپ اٹھا دیتے مجھے۔''

''تم سوتے ہوئے اتنی پیاری لگ رہی تھیں کہ اٹھانے کا دل ہی نہیں چاہا۔'' زیان نے گہری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے سوچا مگر اس سے پہلے کہ یہ بات زبان پر آتی اس نے فوراً ہی اپنی سوچ کو جھٹکا۔

''چائے میرے لیے بھی بنا دینا میں چھت پر جا رہا ہوں۔''

☆......☆

''یہ کیا ہو رہا ہے مجھے، میں کیوں عرج کی طرف کھنچ رہا ہوں۔ میں عرج کے بارے میں ایسا کیوں سوچ رہا ہوں۔ کیونکہ وہ بیوی ہے میری۔ اس کے بارے میں ایسا نہیں سوچوں گا تو پھر کس کے بارے میں سوچوں گا۔ مگر میں نے اسے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ میں اسے بیوی کا درجہ نہیں دے پاؤں گا مگر کہنے سے کیا ہوتا ہے۔ حقیقت تھوڑی بدلتی ہے۔ کیا عروج بھی میرے بارے میں ایسا سوچتی ہوگی۔'' دل نے پھر سوال کیا۔

''عرج اپنی ذمہ داریاں کتنی اچھی طرح نبھا رہی ہے وہ ایان کا کتنا خیال رکھتی ہے۔ کیا میرا فرض نہیں بنتا اسے خوش رکھنے کا، اس کے بھی تو کتنے ارمان ہوں گے جو میری وجہ سے ادھورے ہیں۔''

زیان چھت پر کھڑا گارڈن کا جائزہ لیتے ہوئے دل و دماغ کی چھڑی جنگ میں مصروف تھا کہ عرج چائے کا کپ لیے چھت پر آئی اور چائے اس کے ہاتھ میں تھما کر واپس پلٹ گئی جب کہ زیان چائے ہاتھ میں تھامے واپس اپنی سوچوں میں گم ہو گیا۔

☆......☆

زیان اور عرج کی شادی کو دو سال ہو گئے تھے اور ایان ساڑھے تین سال کا ہو گیا تھا۔ عرج نے اسے اسکول بھی لگا دیا تھا۔ زیان کو کسی کام سے امریکہ جانا پڑ رہا تھا۔ امی نے عرج اور ایان کو ساتھ لے جانے پر کافی زور دیا مگر عرج نے ایان کے اسکول کا بہانہ کر کے انکار کر دیا۔

زیان کو گئے ہوئے پانچ ماہ ہو گئے تھے۔ اس عرصے میں زیان نے عرج کو بہت مس کیا تھا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عرج نے اس کے دل میں بیوی کی جگہ لے لی ہے اور وہ بہت خوش تھا۔ آج اسے پاکستان واپس آنا تھا۔ سائرہ آپی اور ارحم بھائی بھی اسے پک کرنے ایئرپورٹ آئے تھے۔ زیان کی فلائٹ دو بجے کی تھی جو کہ خوش قسمتی سے وقت پر پہنچ گئی تھی۔ ایان اسے دیکھتے ہی بھاگتا ہوا اس سے لپٹ گیا اس نے بھی ایان کو خوب پیار کیا اور ایک ایک کر کے سب کے گلے ملا۔ عرج سے ملتے وقت اس کی گھبراہٹ زیان نے باقاعدہ نوٹ کی تھی اور اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ گیا۔ وہ گھر آیا تو بہت تھکا ہوا تھا۔ فریش ہو کر فوراً ہی سو گیا۔ ایان بھی ایئرپورٹ سے واپسی پر کافی تھک گیا تھا اس لیے وہ بھی اسی کے پاس سو گیا۔ نو بجے کے وقت زیان کی آنکھ کھلی تو کمرے میں فل اے سی کی ٹھنڈک کے ساتھ ہلکی ہلکی لائٹنگ ہو رہی تھی۔ وہ موبائل میں ٹائم دیکھ کر اٹھ گیا۔ اٹھنے کا دل تو نہیں چاہ رہا تھا مگر بھوک کی شدت سے اسے اٹھنا پڑا۔ وہ منہ ہاتھ دھو کر باہر آیا تو ایان بھی اٹھ چکا تھا۔ اس نے ایان کا منہ ہاتھ دھلوا کر اس کے بالوں میں برش کیا اور اسے پیار کرتے ہوئے بیڈ سے نیچے اتارا۔

''ایان اماما کو بولو پاپا کو بہت تیز بھوک لگ رہی ہے جلدی سے کھانا لے کر اوپر آ جائیں۔''

''او کے پاپا۔'' ایان بھاگتا ہوا فوراً ہی نیچے چلا آیا اور عرج کو زیان کا میسج دیا۔ عرج سائرہ آپی سے باتوں میں مصروف تھی۔ اس کی بات سن کر کچن میں چلی آئی اور کھانا گرم کرنے لگی۔ کچھ دیر بعد ہی وہ دروازہ ناک کر کے اندر داخل ہوئی اور زیان کو دیکھ کر بری طرح جھینپ گئی۔ زیان پینٹ اور بنیان میں کھڑا

موبائل چارج پر لگا رہا تھا۔ عرج نظریں چراتی ہوئی کھانا ٹیبل پر رکھ کر جانے لگی۔

"تم کھانا نہیں کھاؤ گی؟" زیان نے شرٹ پہنتے ہوئے کہا۔

"ہم سب نے کھا لیا۔" عرج نے اس کی طرف دیکھے بنا ہی جواب دیا۔

"اچھا جب تک میں کھا رہا ہوں یہاں بیٹھ جاؤ۔" زیان نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے اس کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ عرج خاموشی سے اس کے سامنے آ کر بیٹھ گئی۔

"کیسی ہو؟" زیان نے بریانی اپنی پلیٹ میں نکالتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہوں۔" عرج نے بھی اس کی طرف دیکھ کر جواب دیا۔

"آپ کا کام کیسا رہا؟"

"اچھا رہا، تمہیں بہت مس کیا۔" زیان نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اسکائی بلیو کاٹن کے تھری پیس سوٹ میں کاندھوں پر دوپٹہ لگائے وہ کافی پرکشش لگ رہی تھی۔

"تم نے مجھے مس کیا؟" زیان نے عرج کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے سوال کیا۔ عرج اس کے سوال کو اگنور کر کے اپنی گھبراہٹ چھپانے کے لیے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

"تم کچھ بتا رہی تھیں فون پر صدف کے پرپوزل کے بارے میں۔" زیان نے عرج کی گھبراہٹ دور کرنے کے لیے ٹاپک چینج کیا۔

"جی سائرہ آپی کی جٹھانی کے بھائی کا پرپوزل آیا تھا ان کا اپنا فلیٹ ہے شازین نام ہے۔ جب سائرہ آپی کی شادی ہوئی تھی تو وہ سعودیہ گیا ہوا تھا۔ اس لیے شاید آپ نہیں جانتے۔" عرج نے تفصیل سے بتایا وہ صدف کے لیے کافی خوش لگ رہی تھی۔

"جاب کیا ہے اور دیکھنے میں کیسا ہے؟"

"انجینئر ہے اور دیکھنے میں بھی بہت کیوٹ ہے۔ مجھے تو بہت پسند آیا۔" عرج نے خوشی سے بتایا۔

"تمہیں شرم نہیں آ رہی شوہر کے سامنے غیر مرد کی تعریف کرتے ہوئے۔" زیان نے اس کے مسکراتے چہرے کو دیکھتے ہوئے شوخی سے کہا۔

"جی...... وہ......" عرج نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا اس سے پہلے ہی زیان بول پڑا۔

"مذاق کر رہا ہوں یار اب میرے سامنے کسی کی اتنی تعریف کرو گی تو جیلسی تو ہو گی ناں۔"

"اچھا خیر یہ بتاؤ امی نے کیا جواب دیا۔" زیان نے اس کا سیریس چہرہ دیکھا تو خود بھی سیریس ہو گیا۔

"امی نے کہا ہے جب آپ آ جائیں گے تو آپ سے مشورہ کر کے جواب دیں گی۔" عرج سنجیدگی سے کہتی ہوئی جانے کے لیے اٹھ گئی زیان بھی اسی کے ساتھ نیچے چلا گیا۔

☆......☆

زیان کو واپس آئے ہوئے ایک ہفتے سے زیادہ ہو گیا تھا۔ وہ سب کے لیے گفٹ لایا تھا جو سب کو بہت پسند آئے تھے اور عرج کے لیے ڈائمنڈ کا سیٹ جو سب ہی کو بہت پسند آیا تھا۔ آج وہ لوگ صدف کی بات پکی کر کے آئے تھے۔ سب ہی کافی تھکے ہوئے تھے ان لوگوں نے شادی کی تاریخ بھی چھ ماہ بعد کی رکھی تھی۔ زیان اپنے کمرے میں آ کر لیٹ گیا اور ایان کو بھی لٹا لیا تھوڑی دیر بعد عرج بھی دونوں کے لیے دودھ کے گلاس لے کر کمرے میں داخل ہوئی۔ آج اس نے وائٹ اینڈ پرپل آرگنزی کا سوٹ پہنا تھا۔ بالوں کو کچ

میں قید کر رکھا تھا اور زیان کا لایا ہوا ڈائمنڈ کا سیٹ پہنے وہ کافی پیاری لگ رہی تھی۔ زیان نے اس کے چمکتے چہرے کو بخوبی دیکھا تھا اور دل ہی دل میں اپنی قسمت پر ناز کیا تھا۔

عرج نے اس کا گلاس ٹیبل پر رکھ کر اور ایان کو دودھ کا گلاس ہاتھ میں تھما کر شیلف میں سے ایان کا نائٹ سوٹ نکالا اور پھر جھک کر اس کے ٹوائز اٹھا کر ان کی جگہ پر رکھے۔ اس دوران وہ مسلسل زیان کی نظروں کے حصار میں ہی رہی مگر اس نے نوٹ نہیں کیا۔

"پاپا آج ماما کتنی پیاری لگ رہی ہیں ناں؟" ایان نے عرج کو پیار سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہممم بہت زیادہ۔" زیان نے بھی اس کی بات کی تائید کی۔

"ماما! آج میں پاپا کے پاس ہی سوؤں گا۔" ایان نے عرج کے ہاتھ میں دودھ کا خالی گلاس پکڑاتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔" عرج نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ماما! آپ بھی یہیں سو جائیں ناں پلیز۔" ایان نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے لاڈ سے کہا۔

"نہیں بیٹا! ماما کو بیڈ پر نیند نہیں آتی آپ سو جاؤ۔" عرج نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"ماما جب پاپا نہیں تھے تو آپ بیڈ پر ہی سوتی تھیں۔" ایان نے معصومیت سے کہتے ہوئے ناراضی کا اظہار کیا۔ جب کہ عرج کے چہرے پر سنجیدگی و شرمندگی کی ملی جلی کیفیت نمودار ہوئی۔

"ماما پلیز! سو جائیں ناں مجھے آپ کے بغیر نیند نہیں آتی۔" ایان نے عرج کے خاموش چہرے کو دیکھ کر ایک بار پھر ریکویسٹ کی۔

"ایان......!"

"سو جاؤ ناں۔ کھا نہیں جاؤں گا میں تمہیں۔" اس سے پہلے عرج کچھ کہتی زیان نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا تو وہ چپ چاپ بیڈ کے کنارے پر بیٹھ گئی جب کہ زیان اور ایان دونوں لیٹ چکے تھے۔

"مجھے بہن چاہیے۔"

"بہن......!"

"ہممم......"

☆......☆

چھ مہینے پر لگا کر گزر گئے۔ صدف کی شادی کی تیاریاں کمپلیٹ ہو چکی تھیں۔ آج اس کی مہندی تھی۔ صبح سے ہی مہمان آئے ہوئے تھے۔ سارے گھر کی ذمہ داری عرج کے کاندھوں پر تھی۔ عرج سب کام سے فری ہو کر اوپر اپنے کمرے میں تیار ہونے آ گئی۔ ایان کو پہلے ہی تیار کر چکی تھی۔ زیان بھی تیار ہو کر نیچے جا چکا تھا۔ جب سے زیان امریکہ سے واپس آیا تھا اس میں کافی چینج آ گیا تھا۔ وہ کافی خوش رہنے لگا تھا۔ عرج سے بالکل نارمل بات کرتا، جیسے وہ دونوں ایک نارمل لائف جی رہے ہوں۔ عرج تیار ہوتے ہوئے مسلسل زیان کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ زیان کو کیا ہوا ہے۔ اس کا بدلا بدلا روپ عرج کو حیرت میں مبتلا کر رہا تھا۔ اس نے کبھی خواب میں بھی نہ سوچا تھا کہ زیان اسے بیوی کا درجہ دے سکتا ہے اور نہ ہی وہ سوچنا چاہتی تھی کیوں کہ زیان نے پہلے ہی دن ساری بات کلیئر کر دی تھی۔ "اس نے صرف کرنل انکل کے کہنے پر شادی کے لیے ہاں کی ہے۔ پھر کیوں وہ مجھ سے اس طرح Behave

گر رہے ہیں۔ کیا... کیا وہ مجھ سے... نہیں کبھی نہیں وہ صرف عالیہ سے محبت کرتے ہیں، میرے ذہن میں یہ بات آئی کیسے؟ مجھے ایسا نہیں سوچنا چاہیے بالکل بھی نہیں۔'' اس نے ایک پل کے لیے ذہن میں اٹھنے والے سوالات کو جھٹکا اور آئینے میں خود کا جائزہ لے کر نیچے آگئی۔ سیڑھیوں سے اترتے ہوئے زیان کی نظر اس پر پڑی تھی۔ مہندی کلر کی فراک اور چوڑی دار پاجامے کے ساتھ بڑا سا دوپٹہ ایک کاندھے پر ڈالے ہاتھوں میں بھری بھری چوڑیاں اور بالوں کو بھی آج کیچر سے آزاد رکھا گیا تھا۔ لائٹ میک اپ اور نازک سی جیولری کے ساتھ ہاتھ میں مہندی کی تھال اٹھائے تیزی سے سیڑھیاں اترتے ہوئے اس نے ایک نظر بھی زیان پر نہیں ڈالی تھی۔ جو اسی کی نظر کا منتظر تھا۔ لڑکے والے بھی آچکے تھے۔ عرج نے تمام بڑوں کو سلام کیا اور ان سے دعائیں وصول کرتی ہوئی صدف کے روم میں چلی آئی۔ جہاں مہندی کے فنکشن کے ساتھ ساتھ ناچ گانا بھی ہورہا تھا۔ جب کہ پیچھے کھڑا زیان دانت پیس کر اس بند دروازے کو دیکھتا رہ گیا۔

''عرج! میرا موبائل نہیں مل رہا تم دیکھ دو پلیز۔'' زیان سے رہا نہ گیا تو عرج کے پیچھے کمرے میں آکر دروازے سے جھانکتے ہوئے کہا۔

''ڈریسنگ ٹیبل پر ہی ہے چارج ہورہا ہے۔'' عرج نے وہیں بیٹھے بیٹھے جواب دیا۔

''یار نہیں مل رہا اسی لیے تو تمہیں بول رہا ہوں دیکھ دو روم میں آکر۔'' زیان کے تھکے تھکے چہرے کو دیکھتے ہوئے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی آئی اور زیان بھی اسی کے پیچھے مسکراتے ہوئے آیا۔

''میں نے یہیں لگایا تھا چارج پر۔'' عرج نے ڈریسنگ ٹیبل پر موبائل نہ پاکر زیان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو دروازہ لاک کرتے ہوئے اسی کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

''I kno Dear! تم نے یہیں رکھا تھا مگر اب یہاں نہیں ہے کیوں کہ میں نے یہاں سے اٹھا لیا تھا۔'' زیان نے عرج کی کمر پر اپنا بازو حمائل کرتے ہوئے اس کے چہرے پر آئی لٹوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا۔

''یہ کیا کررہے ہیں آپ؟'' عرج کی حیرانگی کچھ کم ہوئی تو اس نے خود کو زیان کی گرفت سے نکالنے کی کوشش کی۔

''اپنی بیوی کو پیار کررہا ہوں جان!'' زیان نے اس کی کوشش کو رد کرتے ہوئے اسے ایک جھٹکے سے خود سے قریب کیا تو عرج کے دونوں ہاتھ اس کے چوڑے سینے پر جا لگے۔ عرج کی حیرانگی میں مزید اضافہ ہونے لگا اور ماتھے پر پسینے کے چھوٹے چھوٹے قطرے نمودار ہوئے۔ اس نے کبھی بھی زیان سے اس قسم کی توقع نہیں کی تھی وہ حیرت سے اسے تک رہی تھی اور زیان اس کی حیرت و گھبراہٹ کو مزید انجوائے کررہا تھا۔ وہ اس کے اتنے قریب تھا کہ اس کی پھولی سانسوں کو بھی سن سکتا تھا۔ زیان نے اپنے پیار کی پہلی مہر اس کے ہونٹوں پر ثبت کی تو عرج کے دل کی دھڑکن تھم گئی وہ ایک ٹک اسے دیکھے گئی۔

زیان نے سن کھڑی عرج کے کانوں میں سرگوشی کی تو وہ نظریں جھکا گئی اور اپنے دھڑکتے دل پر قابو پانے کی کوشش کرنے لگی۔

''آج تم بہت پیاری لگ رہی ہو۔ مجھے ڈر تھا کہ تمہیں کسی کی نظر نہ لگ جائے۔ اسی لیے میں نے نظر کا ٹیکا لگا دیا اب میری بیوی کو کسی کی نظر نہیں لگے گی۔'' زیان نے ایک بار پھر اسے خود سے قریب کیا۔

''مجھے چھوڑ دیں پلیز۔'' عرج نے نظریں چراتے ہوئے خود کو چھڑانے کی کوشش کی۔

''تمہیں چھوڑنے کے لیے تھوڑی تم سے نکاح کیا ہے میری جان۔ لیکن نیچے سب انتظار کررہے ہیں اس لیے چھوڑ دیتا ہوں۔ نیکسٹ ٹائم نہیں چھوڑوں گا۔'' زیان مسکراتے ہوئے ایک الوداعی نظر اس کے وجود پر ڈال کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر رک کر ایک نظر ڈریسنگ ٹیبل کا سہارا لے کر کھڑی عرج پر ڈالی۔

''سنو!'' زیان کی آواز پر عرج نے ایک نظر زیان کو دیکھا اور اس کی آنکھوں کی چمک دیکھ کر فوراً ہی نظریں ہٹا لیں۔

''جلدی سے نیچے آجاؤ۔'' زیان مسکراتے ہوئے کہہ کر نیچے چلا گیا اور عرج بھی خود کو ریلیکس کرکے دس منٹ بعد نیچے چلی آئی۔

☆......☆

مہندی کے بعد سے اب تک عرج نے زیان سے کوئی بات نہیں کی تھی۔ وہ زیادہ سے زیادہ اپنے آپ کو کام میں مصروف رکھتی۔ رات کو بھی زیان کے سو جانے کے بعد کمرے میں جاتی اور صبح اس کے اٹھنے سے پہلے نیچے چلی جاتی۔ ان دنوں عرج کافی چپ چپ رہنے لگی تھی۔ جب کہ زیان بہت خوش وہ اس سے اکیلے میں بات کرنے کے موقع تلاش کرتا مگر وہ اس کے سارے ارمانوں پر پانی ڈال دیتی وہ رات کو کافی دیر تک جاگ کر اس کے اوپر آنے کا انتظار کرتا مگر وہ اوپر نہ آتی۔ آج بھی وہ اوپر آئی تو ایان اور زیان دونوں سو چکے تھے، آج وہ کافی تھکی ہوئی تھی کل صدف کی بارات تھی۔ اس نے ساری تیاریاں رات کو ہی کرکے رکھ لی تھیں۔ وہ سونے کے لیے لیٹی تو تھکن کی وجہ سے فوراً ہی نیند آگئی۔ صبح اذان کی آواز سے اس کی آنکھ کھلی دوبارہ سونے کی بہت کوشش کی مگر نیند نہیں آئی تو اٹھ کر فریش ہونے چلی گئی۔ اسے پتا تھا کہ زیان گیارہ بجے سے پہلے نہیں اٹھے گا اسی لیے دوپٹہ صوفے پر ہی چھوڑ دیا تھا۔

وہ باتھ روم میں تھی جب ہی زیان کے موبائل کی بیل بجی ولید کا نمبر دیکھ کر اس نے فون Yes کیا اور ایان کی نیند خراب ہونے کا سوچ کر بیڈ سے اٹھ کر صوفے پر لیٹ کر بات کرنے لگا۔

''ہیلو سوری یار! صبح صبح تجھے ڈسٹرب کیا ایکچولی میں ایک گھنٹے بعد انگلینڈ کے لیے نکل رہا ہوں۔ اسپتال تم دیکھ لینا۔''

''اوکے کوئی بات نہیں، آج تو بارات ہے صدف کی ان شاء اللہ چکر لگاؤں گا مگر تم کیوں جارہے ہو اتنی جلدی میں سب خیریت تو ہے ناں؟''

''ہاں یار سب خیریت ہے کچھ ارجنٹ کام ہے بس اسی لیے اچانک جانا پڑ رہا ہے چل پھر بات کرتے ہیں ابھی میں لیٹ ہورہا ہوں۔''

''اوکے میرے لائق کوئی کام ہو تو بتانا۔''

''ہاں ضرور خدا حافظ۔''

زیان نے فون آف کرکے رکھا تب ہی عرج بالوں کو کیچر میں قید کرکے باہر آئی۔ زیان کو جاگتا ہوا دیکھ کر اس کے قدم رک گئے اور زیان جو ابھی واپس سونے کے موڈ میں تھا عرج کو دیکھ کر اس کی نیند اڑ گئی عرج نے دوپٹے کی تلاش میں نظریں گھمائیں تو زیان کے پاس پڑا نظر آیا۔ وہ اس کی نظروں سے بچنے کے لیے شیلف کی طرف بڑھی تاکہ دوسرا دوپٹہ اوڑھ لے مگر ٹیبل سے پاؤں ٹکرانے کی وجہ سے زیان کے سینے پر جاگری۔ زیان نے ایک لمحہ ضائع کیے بغیر اسے اپنی گرفت میں لے لیا۔

"اللہ دیتا ہے تو چھپر پھاڑ کر ہی دیتا ہے جانی! کتنے دن سے تم مجھ سے بھاگ رہی تھیں ناں اور دیکھو آج تم میری بانہوں میں آ ہی گئیں۔" زیان نے مسکراتے ہوئے اس کے سر سے تولیہ ہٹاتے ہوئے کہا۔

"چھو..... چھوڑیں۔" عرج نے التجائی آواز میں کہا مگر زیان اس کی التجا کو نظر انداز کر کے اس کے گیلے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا۔

"پلیز مجھے جانے دیں ایان اٹھ جائے گا۔" عرج نے پھر خود کو چھڑانے کی کوشش کی۔

"کوئی بات نہیں جان! ہم اسے سمجھا لیں گے۔" زیان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا ہو گیا ہے آپ کو؟ کیا کر رہے ہیں؟" عرج نے ایک بار پھر اسے یاد دلانا چاہا کہ وہ صرف عالیہ سے محبت کرتا ہے مگر زیان کے جواب نے اسے مزید کچھ کہنے سے قاصر کر دیا۔

"محبت ہو گئی ہے مجھے تم سے اور اس سے کہیں زیادہ کرنے کا حق رکھتا ہوں میں۔" زیان نے کہتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھا جو بے یقینی سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"عرج! ہمارا نکاح ہوا ہے چاہے سچویشن جو بھی تھی مگر اب ہم ہسبینڈ اور وائف ہیں۔ ہمارا کل گزر چکا ہے۔ عرج پھر کب تک ہم دونوں اپنے Past کو جیتے رہیں گے؟ مجھے اپنا Past نہیں Present اور Future جینا ہے۔ تمہارے ساتھ۔ میرا تم پر حق ہے عرج اور میں اپنا حق وصول بھی کر سکتا ہوں مگر میں صرف تمہاری خوشی اور رضامندی چاہتا ہوں۔" زیان نے سنجیدہ لہجے میں کہتے ہوئے اس کے چہرے کو غور سے دیکھا جہاں اس کے گیلے بالوں کی چھینٹے اس کے گالوں پر شبنم کا کام کر رہی تھیں۔ زیان نے اپنے ہونٹوں سے اس کے ماتھے اور گالوں پر سے ان شبنمی بوندوں کو صاف کیا۔ عرج نے اس بار اسے نہ روکا اس کی بند آنکھوں سے آنسو کے ننھے ننھے قطرے نمودار ہوئے۔ زیان نے پہلے اس کی بند آنکھوں اور پھر سرخ پڑتے چہرے کو دیکھا اور اس کی آنکھوں میں آئے نمکین آنسوؤں کو اپنے ہونٹوں میں جذب کیا۔

"عرج! آنکھیں کھولو اور دیکھو کہ ہم کتنے قریب ہیں کہ ایک دوسرے کی سانس کو بھی سن سکتے ہیں۔" زیان نے اس کے کانوں میں سرگوشی کی تھی مگر جاگتی آنکھوں سے اس حسین پل کو دیکھنے کی وہ ہمت نہ کر پائی۔

"عرج بیٹے! دروازہ کھولو۔" صابرہ بیگم کی آواز پر عرج نے آنکھیں کھول کر گیٹ کی طرف دیکھا اور فوراً اٹھنے کی کوشش کی مگر وہ زیان کا مردانہ وجود ہٹا نہ پائی تو بے بسی سے زیان کو دیکھنے لگی۔ زیان نے معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ اس کے چہرے کو دیکھا اور پھر سائیڈ میں ہو کر اسے اٹھنے کے لیے جگہ دی۔

عرج تیزی سے اٹھ کر گیٹ کی طرف بڑھی مگر زیان کی آواز پر رک کر اسے دیکھا جو دوپٹہ اس کی طرف بڑھائے ہوئے تھا۔

"یہ تو لے لو۔" عرج نے اس سے دوپٹہ لے کر دونوں کاندھوں پر سلیقے سے ڈالا اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

☆......☆

بارات خیریت سے نپٹ گئی تھی۔ البتہ بارات کے دن عرج سے بہت سے کام خراب ہوئے تھے اسے بار بار زیان کی باتیں یاد آتیں تو دل تیزی سے دھڑکنے لگتا۔ سب کو لگا تھکن سے طبیعت خراب ہے اسی لیے صابرہ بیگم نے اس کے لاکھ منع کرنے کے باوجود آرام کرنے اس کو کمرے میں بھیج دیا۔

☆......☆

آج ولیمہ تھا۔ اس کی ولیمے کی شاپنگ زیان نے خود اپنی پسند سے کی تھی۔ وہ کچن میں سب کے لیے چائے بنا رہی تھی۔ جب زیان کچن میں چلا آیا۔

"عرج!" زیان نے فریج میں سے پانی کی بوتل نکالتے ہوئے اسے پکارا۔

"جی۔" عرج نے چائے نکالتے ہوئے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"آج تم سائرہ آپی کے ساتھ پارلر چلی جانا۔" زیان نے اس کے سامنے گلاس میں پانی نکالتے ہوئے کہا۔

"کیوں؟" عرج اپنے اس بے تکے سوال پر شرمندہ ہوتے ہوئے فوراً بولی۔

"میرا مطلب ہے کہ میں گھر پر ہی تیار ہو جاؤں گی۔"

"کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ آج تم وہیں سے تیار ہو اور بہت دل سے تیار ہو۔" زیان نے مسکراتے ہوئے چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے بتایا اور اس کی وضاحت کو مکمل طور پر نظر انداز کیا۔

"ویسے ایک خاص وجہ اور بھی ہے اور وہ یہ کہ میں آج اپنے اور تمہارے درمیان سے اس تکلف کی دیوار کو گرانا چاہتا ہوں۔ تمہارے ساتھ ایک نئی اور خوشیوں بھری زندگی کا آغاز کرنا چاہتا ہوں۔ عرج تم خوش ہو ناں؟" زیان نے عرج کی خاموشی کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھا۔

"جی۔" عرج نے بھی سنجیدگی سے جواب دیا مگر زیان کے مسکراتے چہرے کو دیکھ کر سمجھ گئی۔

"میں...... سب کو چائے دے کر آتی ہوں۔"

"لاؤ میں لے جاتا ہوں ورنہ گرا دو گی۔" زیان نے اس کے کانپتے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے چائے کی ٹرے لی۔

"ویسے تم دنیا کی پہلی بیوی ہو جو اپنے ہی شوہر سے اتنا شرماتی ہو۔" زیان نے اس کا کپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا اور ایک الوداعی نظر اس پر ڈال کر باہر نکل گیا۔

☆......☆

ولیمہ خیریت سے نپٹ گیا تھا۔ ایان سمیت تمام بچہ پارٹی نے خوب انجوائے کیا۔ صدف اور شاذین کے کپل کے ساتھ ساتھ تمام لوگوں نے عرج اور زیان کے کپل کی بھی بھرپور تعریف کی۔ صابرہ بیگم نے بھی دونوں کی بلائیں لیں۔ وہ لوگ رات کو دو بجے کے قریب گھر پہنچے۔ صدف بھی دو تین دن رکنے کی غرض سے ساتھ ہی آ گئی تھی۔ ایان بہت تھکا ہوا تھا اسی لیے راستے میں ہی سو گیا۔ زیان نے گاڑی پارک کر کے عرج کی گود سے سوئے ہوئے ایان کو لیا اور اسے جلدی اوپر آنے کا اشارہ کرتے ہوئے اپنے کمرے میں چلا گیا۔ جب کہ صدف اسے اپنے کمرے میں لے گئی۔

عرج آدھے گھنٹے بعد اپنے روم میں آئی تو اس کا خیال تھا کہ زیان تھکا ہوا ہے سو گیا ہو گا لیکن جب وہ کمرے میں داخل ہوئی تو بیڈ پر نیم دراز لیٹے ہوئے زیان کو اپنا ہی منتظر پایا۔ زیان کی نظریں خود پر جمی دیکھ کر اس کے قدم رکے دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔ زیان کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ سی گرین اینڈ میرون ساڑھی میں جس کے بارڈر پر نفیس گولڈن کام ہوا تھا۔ کھلے ہوئے ریشمی بال کمر پر جھول رہے تھے۔ گلے میں نازک سا سیٹ اور اس کے نیچے زیان کا گفٹ کیا ہوا گولڈ کا چین لاکٹ جس پر (زیان) لکھا ہوا تھا کانوں میں بالیاں اور اوپر کے کانوں میں ڈائمنڈ ٹاپس ہاتھوں میں بھری ہوئی چوڑیاں پہنے وہ بے حد حسین لگ رہی تھی۔ زیان نے سر تا پیر تک اس کا جائزہ لیا۔

عرج، زیان کی نظروں سے بچنے کے لیے ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھ گئی اور گلے سے سیٹ اتارنے لگی۔

زیان نے آہستہ سے ایان کا ہاتھ اپنے سینے سے ہٹایا اور آستین فولڈ کرتا ہوا دروازہ بند کر کے عرج کی طرف آیا اور ہاتھ کی بیچ کی انگلی سے اس کے ریشمی بالوں کو آگے کر کے آئینے میں اس کا جائزہ لیتے ہوئے سیٹ اتارنے لگا۔

عرج نے آئینے میں سے ایک نظر اپنے برابر میں کھڑے شخص کو دیکھا بلیک پینٹ اینڈ آف وائٹ شرٹ میں وہ کس قدر ہینڈسم اور خوبرو نوجوان لگ رہا تھا۔ کتنی عزت تھی۔ اس کے لیے عرج کے دل میں اسے تو پتا بھی نہیں چلا کہ یہ عزت پیار میں کب بدل گئی۔ اسے صرف اتنا پتا تھا کہ شادی کے بعد سے اب تک اس نے اس انسان کے بارے میں نہیں سوچا تھا۔ جس کی وجہ سے اسے اپنے پیارے پاپا سے الگ ہونا پڑا تھا۔ اسے تو خود پر حیرت تھی کہ اس نے اتنے بڑے انسان کو اتنی شدت سے کیوں چاہا۔ وہ اس کمرے میں صرف اور صرف ایان کی ماں بن کر آئی تھی۔ اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ بھی زیان کو شوہر کا اور زیان اسے بیوی کا درجہ دے پائے گا۔ مگر آج وہ ایان کی ماں کے ساتھ ساتھ کسی کی بیوی بھی تھی۔ وہ اپنی سوچوں میں گم زیان کو دیکھ رہی تھی جب ہی شیشے میں زیان نے اسے دیکھا تو اس نے جلدی سے نظریں جھکا لیں۔ زیان اس کے گلے اور کانوں کو جیولری سے آزاد کر چکا تھا۔ زیان نے اسے دونوں کاندھوں سے تھام کر چیئر پر بٹھایا اور خود بھی پاس رکھی چیئر پر بیٹھتے ہوئے اس کی نازک کلائی تھام کر ایک ایک چوڑی اتارنے لگا۔

"تمہیں پتا ہے عرج! عالیہ کو سجنے سنورنے کا بہت شوق تھا۔" زیان نے عرج کی چوڑیاں اتارتے ہوئے کھوئے کھوئے انداز میں بتایا۔ عرج نے کچھ چونک کر زیان کو دیکھا اس وقت عالیہ کا ذکر پھر چپ رہنا ہی مناسب سمجھا۔

"میں کبھی بھی عالیہ کو کھونا نہیں چاہتا تھا عرج! ہم دونوں ایک ساتھ بہت خوش تھے۔ ہم نے کتنے سارے خواب دیکھے تھے۔ مجھے اس کا بولنا، اس کا ہنسنا مسکرانا اس کی بچکانہ حرکتیں سب بہت پسند تھیں۔ تمہیں پتا ہے اسے کبھی بھی میرے ہاتھ پر سر رکھے بنا نیند نہیں آتی تھی۔" زیان اپنی دھن میں مگن بول رہا تھا اس سے بے خبر کہ سامنے بیٹھی عرج کے دل پر کیا گزر رہی ہے۔

عرج نے آنکھوں میں آئی نمی کو اپنے اندر اتارا اور زیان کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑا کر بچی ہوئی چوڑیوں کو ایک جھٹکے سے اتارتے ہوئے کہا۔

"یہ سب آپ مجھے کیوں بتا رہے ہیں؟" آج سے پہلے زیان جب بھی عالیہ کی باتیں بتاتا تو عرج بہت شوق اور دل سے سنتی تھی مگر آج پہلی بار اسے عالیہ کا ذکر کرنا ناگوار گزر رہا تھا۔ آج پہلی بار اس نے عالیہ سے جیلسی فیل کی۔

زیان نے مسکراتے ہوئے عرج کو دیکھا وہ بھی تو چاہتا تھا کہ عرج، عالیہ سے جیلسی فیل کرے تاکہ اسے یقین ہو جائے کہ وہ بھی اس سے محبت کرتی ہے۔

زیان نے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ ایک بار پھر تھام لیا اور آیوڈیکس نکال کر اس کے ہاتھ پر لگائی، جہاں سے چوڑی چبھنے کی وجہ سے خون کے ننھے ننھے قطرے نمودار ہوئے تھے۔

"جلن ہو رہی ہے؟" زیان نے معنی خیز انداز میں عرج سے پوچھا۔

"بہت زیادہ۔" عرج نے فوراً جواب دیا مگر دوسرے ہی لمحے زیان کی مسکراہٹ دیکھتے ہوئے شرمندگی

سے گویا ہوئی۔

"ہاتھ میں۔"

"تو میں کب کہہ رہا ہوں کہ دل میں۔" زیان نے معنی خیز انداز میں عرج کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

زیان نے خاموش بیٹھی عرج کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہونٹوں سے لگایا۔ عرج نے آنسو بھری آنکھوں سے زیان کو دیکھا۔

"عرج! جب تم میری زندگی میں داخل ہوئیں تو مجھے نہیں پتا تھا کہ میں تم سے اتنی محبت کرنے لگوں گا، میں نے عالیہ کے سوا کسی اور کا تصور بھی نہیں کیا تھا مگر نکاح کے بعد جب جب میری نگاہ تم پر جاتی تو میں ہمیشہ یہی سوچتا تھا کہ تم میری بیوی کی حیثیت سے اس گھر کی بہو ہو، ایان کی ماں ہو اور صدف و سائرہ کی بھابی ہو اور مجھ ہی سے لاتعلق ہو۔ تم میری طرف دیکھتی بھی نہیں تھیں اور میری ہر چیز کا اتنا خیال رکھتی تھیں شاید اسی لیے...... اسی لیے مجھے تمہاری ایسی عادت ہو گئی کہ مجھے تمہاری غیر موجودگی کا امریکہ میں شدت سے احساس ہوا۔ دل کہتا تھا کہ اب تم بیوی ہو تو مجھے یہ رشتہ قبول کر لینا چاہیے مگر دماغ میں صرف عالیہ...... میں پاگل سا ہونے لگا۔ پھر عالیہ میرے خواب میں آئی اور اس نے صرف یہ کہا کہ "زیان آپ عرج کے ساتھ اچھا نہیں کر رہے۔" بس پھر جب میں واپس آیا تو مجھے تم میں صرف اور صرف میری بیوی نظر آئی۔ یار پلیز وہ پل واپس لے آؤ جب تم اپنی چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بات مجھ سے شیئر کرتی تھیں، عرج کتنے دن سے تم نے مجھ سے بات نہیں کی۔ کتنے دن سے میری طرف دیکھا تک نہیں۔ میں ان لمحات کو بہت مس کرتا ہوں۔" زیان اپنی بات ختم کر کے عرج کے جواب کا انتظار کر رہا تھا کہ عرج کا ضبط ٹوٹ گیا اور اس نے زیان کے کاندھے سے لگ کر بے تحاشا رونا شروع کر دیا۔

"میں بھی بہت مس کرتی ہوں جب پاپا کی ڈیتھ ہوئی تو میں آپ کے کاندھے پر سر رکھ کر رونا چاہتی تھی۔ وہاب کی بہت ساری شکایتیں کرنی تھیں آپ سے۔ آپ نہیں جانتے یہ وقت میں نے کتنی مشکل سے کاٹا ہے۔ آپ نہیں جانتے میں کتنا روئی ہوں۔ آپ کے ساتھ ایک روم شیئر کرنا کتنا مشکل تھا میرے لیے، میں بالکل ٹوٹ گئی تھی۔ تھک گئی تھی، میں مر جانا چاہتی تھی۔ مجھے صرف ایان نے سنبھالا ہے اس کی محبت سے مجھے آپ کا سامنا کرنے کی ہمت آئی تھی۔ میرے پاس کوئی رشتہ بھی نہیں تھا زیان، میں بالکل اکیلی تھی۔"

"عرج! مجھے تمہارے ہر دکھ کا اندازہ تھا۔ تمہاری ہر تکلیف کا احساس تھا، تمہاری آنکھ میں آنسو کو میں دیکھ سکتا تھا۔ پر تمہیں ہمت دینے کے لیے مجھ میں بھی ہمت نہیں تھی یار اور اس کے لیے میں بہت شرمندہ ہوں۔ میں تم سے معافی مانگتا ہوں، پر اب میرا وعدہ ہے کہ تمہاری آنکھ میں کوئی آنسو نہیں آئے گا۔ کبھی بھی نہیں۔" زیان نے اس کے نرم رخساروں کو اپنے انگوٹھے سے صاف کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس کی لٹوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے شوخ نظروں سے اس کا جائزہ لیا۔

"میں...... چینج کر لیتی ہوں۔" عرج سے اس کی آنکھوں کی شوخی چھپ نہ سکی اسی لیے فوراً کھڑی ہوئی مگر زیان نے فوراً ہی اسے اپنے حصار میں لے لیا۔

"میڈم! آپ کی طرف اظہار محبت ابھی باقی ہے۔"

"سر! جب محبت ہو جائے تو اظہار کی ضرورت نہیں ہوتی۔" عرج نے بھی اسی کے انداز میں اتراتے

ہوئے جواب دیا جس پر زیان نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا کیوں کہ اسے اس جواب کی توقع نہیں تھی۔

"It's means you love me." میں بھی کیسا سوال کر رہا ہوں اتنا Handsome بندہ Husband کے روپ میں ملے گا تو محبت تو ہو ہی جائے گی نا؟" زیان نے اپنے کالر کو چھوتے ہوئے اس انداز میں کہا کہ سامنے کھڑی عرج بے ساختہ مسکرا دی۔ زیان نے اپنے ہاتھوں کے پیالے میں اس کا مسکراتا چہرہ تھام کر اس کے ماتھے پر بوسہ لیا۔

"ہمیشہ مسکراتی رہا کرو، بہت پیاری لگتی ہو۔"

"آپ کے ساتھ رہوں گی تو ہمیشہ مسکراتی رہوں گی۔" عرج نے اپنا سر زیان کے کاندھے پر ٹکایا تو زیان نے اسے اپنی بانہوں کے گھیرے میں لیتے ہوئے کہا۔

"میں نے کبھی نہیں سوچا تھا عرج کہ ہماری زندگی میں یہ پل بھی آ سکتا ہے مگر اللہ پاک اس رشتے میں خود ہی فیلنگ ڈال دیتا ہے، ہے ناں؟" عرج نے مختصر جواب دیا۔

"اچھا اب مجھے چینج کرنے دیں مجھے الجھن ہو رہی ہے اس ساڑھی میں۔"

"تو کرلو میں نے کب روکا ہے؟ تمہارا ہی دل نہیں کر رہا مجھے چھوڑنے کے لیے۔" زیان نے عرج کو ستانے کے لیے اکتاہٹ سے کہا جس پر عرج نے اسے گھورا اور جانے کے لیے مڑی مگر زیان نے اسے ہاتھ پکڑ کر شیشے کے سامنے کیا اور اس کی کمر پر اپنے بازو حمائل کر کے کاندھے پر اپنی ٹھوڑی ٹکا کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے یار! واقعی ہی ہمارے کپل کا جواب نہیں سب ٹھیک ہی کہہ رہے تھے۔"

"آپ کو کوئی شک تھا کیا؟" عرج نے بھی مسکراتے ہوئے سوال کیا۔ اور ساتھ ہی بڑی نزاکت سے خود کو چھڑاتے ہوئے اس کے کان میں سرگوشی کی۔

"میری منہ دکھائی کا گفٹ کہاں ہے؟"

"عرج؟" زیان نے حیرت سے اس کی آنکھوں میں دیکھا کیوں کہ اب تک اس نے اس سے کچھ بھی نہیں مانگا تھا اور اس وقت اس کے پاس کچھ دینے کے لیے تھا بھی نہیں۔

"آپ کو ہی بڑا ارمان تھا ناں کہ میں آپ سے کچھ مانگوں، تو اب مانگ رہی ہوں یہ تو میرا حق ہے اور آپ کو دینا پڑے گا۔"

"یار! یہ کیا بات ہوئی پہلے بتانا چاہیے تھا ناں ابھی تو میں کچھ نہیں لایا۔"

"تو کوئی بات نہیں کل لے آیئے گا۔ ابھی ویسے بھی مجھے بہت نیند آرہی ہے۔ گڈ نائٹ۔" عرج نے جماہی لیتے ہوئے کہا۔ عرج کے اس انداز پر زیان نے کچھ نہیں کہا اور اس کی طرف ایک نظر دیکھتا رہا۔ عرج بھی اس کو دیکھتی ہوئی چینج کرنے چلی گئی اور وہ چپ چاپ آ کر بیڈ پر لیٹ گیا کیوں کہ منہ دکھائی تو اس کا حق تھا اور اس کے مانگنے پر زیان کو خوشی ہوئی تھی مگر اس موقع پر مانگنا......!!

"آج چھوڑ رہا ہوں کل نہیں چھوڑوں گا۔" زیان یہ سوچتے ہوئے سو گیا۔

☆......☆